

مقام اشاعت: کتب خانہ اہلسنت جامع مسجد بن پورہ بمبئی ۷۰

یہ مبارک فتویٰ دافع طغویٰ نافع تقویٰ جمیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ثبوت ہلال
س ظریقہ سے ہوتا ہے اور استفاضہ کی تعریف اور اسکی تفصیل بیان کی گئی ہے
اور تار، ٹیلیفون، ریڈیو وغیرہ کا باب شہادت میں غیر معتبر ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔ قرآن
حدیث و فقہ کی روشنی میں فتویٰ پڑھ کر حق و صداقت کو پہچانے اور حکم شرع کو مایہ
اور حق اور اہل حق کا ساتھ دیکے

طَرُقُ مَنَ شَاهِلِ

ملقب بلقب تاریخی

نبوتِ مہال کے چند طرق

عرفت تاريخي مشعر سن طباعت

طرق منه اثبات هلال

از قلم فیض دهم

اسد السنته ضمیمہ الملتہ حضرت مولوی حافظ قاری مفتی علامہ ابو النضر محبت الرضا
محمد محبوب علی صاحب دای برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم الافس بستندہ والعلوم
حزب الاحناف ہند لاہور خطیب جامع مسجد مدلت پورہ۔ بمبئی انبر

کدام سخن تبلیغ خدا اکامبیکر استریط چهاچه محله بمبئی و بصره زر مصدیان جامع مسجد من پور بمبئی نمبر

دستی و انتظام و اهما
جناب مولیٰ حافظ علی صاحب قاری رضوی حشمتی فتح پوری
مطبوعہ انتظامی برسر کانپور

ایسا دل

بیرونی حضرات تین پیسے کے ٹکٹ بیچ کر مفت طلبہ کو ہیں مگر ان کا نام دینے خوشخط کیے ہیں۔ یہ ہزار

ملک کا پتہ، دفتر مرکزی اہمیت صداقت، دوست نثری۔ کامیاب اسٹریٹ، جی بی ۱۲



حق حق حق

کیا فماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں (۱) ایک جگہ چاند ہونے سے دوسری جگہ کے مسلمان روزہ رکھنا، کھولنا، نماز عید لفظ واضح پڑھنا کب جب ہوتا ہے کیا کسی جگہ سے چاند کی خبر آجانی ہے شرعی کیلئے کافی ہے یا چاند کا ثبوت شہادت شرعیہ سے ہونا ضروری ہے (۲) ریڈیو، فون، تار و اخبار۔ سب چیزیں خبر کیلئے بجا آمد ہیں یا خون اور دیگر مقدمات فوجداری و دیوانی میں شہادت قابل اعتبار ہیں۔ اگر دینوی کچھروں کی شہادت الیکشن کے ووٹ میں بھی معتبر نہیں ہے تو ان سے آئی ہوئی خبروں پر مسائل و ذبیہ، روزہ رکھنے، کھولنے، نماز عیدین ادا کرنے کا حکم دینا شرعی ہو گا یا نہیں (۳) امسال جناب عید کی نماز کس دن پڑھی۔ چاند اپنے خود دکھایا یا طریق موجب سے کس طریقہ پر چاند ثابت ہوا۔ مہربانی فرما کر ان مسائل کے جوابات مدلل روانہ فرما کر مسلمانوں کو رہبری فرمائیں۔ والسلام

محمد سرید الحق حنفی قادری عمادی
خالقاہ عمادیہ۔ پٹنہ سٹی (بہار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم
الحق عید محمد صلی علیہ وسلم
الجواب جواب اول۔ واللہ تعالیٰ ہوا الموفق للصدق والصلوٰۃ
اس سوال کا جواب قدرے تبدیل عنوان کیساتھ حضور پر نور مرشد رب حق سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم الشان
مجدد اعظم دین و ملت فاضل بریلوی رضی الرحمن تعالیٰ عنہ کے مبارک فتوے سہی نام تاریخی طبع
اثبات الھلال میں ملاحظہ کیجیے۔ یہاں حضور پر نور سے ہی استعانت استفاضہ و استفادہ کرتے ہوئے
چند طور عرض کرنا بقیہ بھی ضروری جانتا ہے کیونکہ ابھی سال لمبی میں بھی بعض علم و دانش کے مدعیوں نے
قسم کے سوالات اٹھائے تھے۔ وباللہ التوفیق وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ دوسری جگہ کے مسلمان
کو جب بطریق موجب ثبوت رویت ہلال ہو جائیگا تو روزہ رکھنا۔ افطار کرنا۔ نماز عیدین پڑھنا انہیں
ہوگا۔ اور وہ طریق یہ ہیں۔ (۱) جن لوگوں نے چاند دیکھ کر گواہی دی ہے وہ اس دوسرے شہر میں جا کر
ادا کریں۔ تو ظاہر ہے کہ شہادۃ دُعیۃ سے یقیناً ہلال کا ثبوت ہوگا (۲) شہادۃ علی الشہادۃ
الاتقال اللامعۃ؛ کیا رہیں و شہریں و محرم کا کچھ نہ تیج و سوال چلیم برسی و شبائے کا حلوہ رکے جوان

(۳) شہادۃ علی قضاء القاضی (۴) کتاب القاضی الی القاضی (۵) استفاضہ خیر (۶) اکمال الحدیث (۷) در مختار میں ہے الشہادۃ علی الشہادۃ ہی مقبولۃ وان کثرت استحضار فی کل حق علی الصیحح الا فی حدود وقود۔ یعنی شہادت بر شہادت مذہب صحیح کی بنا پر سارے حقوق میں مقبول ہے۔ سوا حد و قصاص کے۔ (۳) شہادۃ علی القضاء کیلئے فتح القدیر و فتاویٰ قاضی خاں و فتاویٰ خلاصہ غیر ہم میں ہے والفظ للفتح لو شہد وان قاضی جلد۱ کذا شہد عندہ انسان برؤیۃ الهلال فی لیلۃ کذا وقضی بشہادۃ تہما۔ اجاز لہذا القاضی ان یحکم بشہادۃ تہما لان قضاء القاضی ^{حجۃ} وقد شہدوا بہ۔ یعنی اگر لوگوں نے گواہی دی کہ فلاں شہر کے قاضی کے پاس دو آدمی لے گواہی دی کہ فلاں رات میں جائز دیکھا ہے اور وہاں کے قاضی نے اُن کی شہادت پر حکم نافذ کر دیا تو اس دوسرے شہر کے قاضی کو جائز ہے کہ ان کی گواہی پر حکم صادر کرے کیونکہ قضاء قاضی حجۃ شرعیہ ہے اور یقیناً ان لوگوں نے اسی کی گواہی دی (۴) کتاب القاضی کیلئے در مختار میں ہے القاضی یمکتب الی القاضی فی کل حق بہ یفتی واستحسب اذا غیر حد وقود للشہادۃ اور اسکے آگے کتاب القاضی الی القاضی کی شرائط بیان فرمائیں۔ اور در رد وغیرہ میں ہے لا یقبلہ ایضا الا بشہادۃ رجلین او رجل وامرأتین لان الکتاب قد ینوی و اذا لخط یشبہ الخط والحاۃ یشبہ الحاقۃ فلا یشیت الحجۃ قائمہ۔ یعنی کتاب قاضی بھی قبول نہ کیجائے گی حیث کہ نہ روایا ایک مرد اور دو عورتیں شہادت نہ دیں۔ اسلئے کہ تحریر میں کبھی کر و فریب کیا جاتا ہے کیونکہ خط خط سے مشابہ ہے اور مہر مہر سے مشابہ ہوتی ہے اور حجت تار کے بغیر ثبوت نہیں ہوگا۔ اور مجمع الاذہم جلد اول صفحہ ۲۳۹ میں ہے اذا ثبتت عندہم بطریق موجب کمال شہد واعند قاض لہ یراہل بدلۃ علی ان قاضی بلد کذا شہدنا عندہ شہاد ان برؤیۃ الهلال فی لیلۃ کذا وقضی القاضی بشہادۃ تہما جاز لہذا القاضی ان یقضی بشہادۃ تہما لان قضاء القاضی حجۃ وقد شہدوا بہ یعنی ایک قاضی شرع کے پاس شہادت شرعی گذری اور اُس پر اُس قاضی نے حکم کیا۔ اسکی شہادت لوگوں نے دوسرے شہر کے قاضی کے پاس ادا کی تو اس دوسرے قاضی کو جائز ہے کہ ان کی گواہی پر حکم کرے کیونکہ قضاء قاضی حجۃ شرعیہ ہے۔ اور ان لوگوں نے اسی کی گواہی دی ہے۔ اور طحاوی علی المہر فی صفحہ ۳۶ میں ہے اذا ثبتت عندہم المرئیۃ بطریق موجب کان یتحصل اثبات اداۃ شہادۃ صراۃ حسن بممثال: سبح سقفی اورد نظم و نشر میں ہے میلاد شریف: ٹائٹل نگین۔ قیمت ۱۴

اوشیہدا علی حکم القاضی اولیستفیض الخیر بخلاف ما اذا اخبیر ان اهل بلدة کذا ان
 لانه حکایة یعنی جب دوسرے شہر والوں کو بطریق رویت ہلال کا ثبوت ہو جائے یا اس طور کہ دوسرے
 آ کر دویۃ کی شہادت دیں یا حکم قاضی کی شہادت دیں۔ یا خبر مستفیض ہو (استفاضہ کی
 تفصیل آگے آتی ہے) برخلاف اس کے کہ یہ خبر دیں کہ فلاں شہر والوں نے فلاں رات میں چاند
 دیکھا ہے کیونکہ یہ تو زری حکایت ہے۔ اور بحر المرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے ولو شہدوا
 ان قاضی بلد کذا انشہدا عندہ اثنان برؤیۃ الهلال فی لیلة کذا وقضی بشہادتهما
 جاز لہذا القاضی ان یحکم بشہادتهما لان قضاء القاضی حجة وقد شہدوا بہ
 یعنی قضا، قاضی کی جب شہادت گزر جائے تو اس قاضی کو بھی اس کے موافق حکم کرنا جائز ہے ایسے
 کہ قضاء قاضی حجة شرعیہ ہے۔ (۵) اور استفاضہ خبر۔ اس کے متعلق حضرات فقہائے کرام
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ مجمع الانہر شرح ملتقى الاجمی جلد اول صفحہ ۲۳۹ میں ہے
 قال الحلواني الصحيح من مذهب اصحابنا ان الخبر اذا استفاض فی بلدة اخرى
 یحقق یلزمہم حکم تلك البلدة یعنی ہمارے اصحاب کا صحیح مذہب یہ ہے کہ خبر جب مستفیض
 دوسرے شہر میں اور ثابت ہو جائے تو اس شہر والوں کو بھی اُس پہلے شہر والوں کا حکم لازم ہوگا
 اور منحة الخالق حاشیۃ بحر المرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے قال فی البشر نبلا لیتہ و فی
 اطلعنی قال الامام الحلواني الصحيح من مذهب اصحابنا ان الخبر اذا استفاض و یحقق
 یلزمہم حکم تلك البلدة او غیرہا فی الدرد الختار الی الخبۃ وغیرہ اور ذخیرہ میں ہے
 قال شمس الاثمة الحلواني رحمه الله تعالى الصحيح من مذهب اصحابنا رحمہم الله تعالى
 ان الخبر اذا استفاض و یحقق فیما بین اهل البلدة الاخری یلزمہم حکم هذه البلدة
 یعنی جب خبر مستفیض کا تحقق و ثبوت ہو جائے تو دوسرے شہر والوں کو بھی اُسی شہر کا حکم لازم ہوگا
 اور در مختار مطبوعہ مطبعہ ہاشمی میرٹھ صفحہ ۱۲۷ میں ہے شہد انہ شہد عند قاضی مصر کذا شاہد
 برؤیۃ الهلال فی لیلة کذا وقضی القاضی بہ ووجد استیعاج شغل الدعوی قضی ای
 جاز لہذا القاضی ان یحکم بشہادتهما لان قضاء القاضی حجة وقد شہدوا بہ لالی
 شہدوا برؤیۃ غیرہم لانه حکایة نعم لو استفاض الخبر فی البلدة الاخری لزمہم علی الصلح
 فضائل مدنیہ منورہ۔ مدنیہ شریف کے فضائل میں ۱۳۴ حدیثوں کا مجموعہ۔ چھپائی عمدة ایٹس رگین تیت

من المذهب اب آپکو یہ معلوم کرنا لازم و ضروری ہوا کہ خبر مستفیض کیا ہے ؛ ہر خبر خبر مستفیض ہوگی
یا کوئی خاص تو ملحطادی علی الدرد المحتار جلد اول صفحہ ۴۲۸ میں ہے قولہ نعم لو استفاض ای
کل الخبر و اشتمعوا لم یثبتوا له حد و الظاهر انہ یعتبر فیہ تحدت غالب اهل البلد بہ ان
لصفہم قولہ علی الصیحح من انہ لا عبرۃ باختلاف المطالع یعنی لو استفاض کا مطلب یہ ہے کہ
قاضی کے فیصلہ کی خبر بہت پھیلی اور مشہور ہوگئی ۔ اور فقہاء نے یہ خبر لانے والوں کی کوئی تعداد نہ بتائی ۔
اور ظاہر یہ ہے کہ استفاضہ میں اکثر اہل شہر کے خبر دینے کا اعتبار کیا جائیگا یا نصف شہر والے خبر دیں ۔
اور علی الصیحح من المذہب کا مطلب کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۔ اب گے یاد رکھیے
کہ جماعات کثیرہ سے مراد اکثر اہل شہر اور کم از کم نصف شہر والے مسلمان ہیں ۔ تار فون ۔ ریڈیو ۔
اخبار ۔ ٹیلی گراف سب ختم ہو گئے ۔ منحة الخالق حاشیہ جہ المراثی جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے اعلم
ان المراد بکاستفاضة قراة الخبر من الوردین من بلدة الثبوت الی البلدة الی لم
یثبت بہا الا مجرد الاستفاضة لانہا قد فکون مبنیة علی اخبار رجل واحد مثلاً
فی شیخ الخبر عنہ ولا شک ان هذا لا یکفی بدلیل قولہم اذا استفاض الخبر وتحقق
فان المحقق لا یكون الایضا ذکرنا یعنی جان لو کہ استفاضہ سے مراد خبر کا قوارب ہے ۔ اس شہر
سے بکثرت آینا والوں کے ذریعہ جہاں رویت ہلال یا شہادت شرعی سے ہلال کا ثبوت ہوا ہے ۔
اس شہر میں جہاں رویت کا کوئی ثبوت نہیں ہے ۔ نہ مجرد استفاضہ خبر ۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ صرف ایک آدمی کے خبر دینے پر ہی افواہ اڑ جاتی ہے ۔ اور اسی کی خبر سب میں پھیل جاتی ہے ۔
اور کوئی شک و شبہ نہیں کہ ایسی خبر شرعاً کافی نہیں ہے ۔ فقہاء کے اس قول کو دلیل بنا کر کہ اذا
استفاض الخبر وتحقق کیونکہ تحقق رویت نہیں ہوگا مگر اسی طرح جو ہم نے بیان کیا ۔ اور
رد المحتار میں ہے قال الرجحی معنی الاستفاضة ان تأتئ من ذلك البلدة جماعات
متعدن کل منهم یخبرون عن اهل تلك البلدة انہم صامون رؤیة لا مجرد الشیوع من غیر
علم بہن اشاعہ کما قد تشیع اخبار یقید بہا سائر اهل البلدة ولا یعلم من اشاعہا کما ورد ان
فی آخر الزمان یحیل الشیطان بین الجماعة ویکلمہ بالکلمة فیقعدون و یقولون انخذل
من قالها فمن هذا الایذی ان سیمع فضلاً من ان یثبت بہ حکم یعنی رجحی نے فرمایا کہ معنی

کل از لغت شریف ۔ اردو فارسی لغتوں کا مجموعہ قابل دید ہے ۔ قیمت ۴

استفاضہ خبر کے یہ ہیں کہ ثبوت رویت ہلال والے شہر سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان ہو کر بیان کریں کہ اُس شہر والوں نے رویت یا شہادت رویت سے فلاں دن روزہ رکھا ہے۔ مگر خبر کی اشاعت کہ حکم علم بھی نہیں کہ کس نے اسے پھیلایا ہے۔ جیسا کہ کبھی ایسی خبریں سارے شہر میں پھیل جاتی ہیں۔ اور معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے ان خبروں کو پھیلایا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں شیطان لوگوں کے درمیان بیٹھ کر ان سے بے سرو پا باتیں کرے گا۔ پھر لوگ اُسکی سنی ہوئی باتیں کریں گے اور دریافت کرنیوالوں سے کہیں گے ہم نہیں جانتے کہ اسکا کہنے والا کون ہے۔ تو ایسی افواہ سننے کے لائق نہیں ہیں۔ پھر بھلا اُس سے کوئی حکم شرعی کیسے ثابت ہو۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ خبر مستفیض وہ ہے جسکو بکثرت جماعتیں وہاں سے آیوالی ایک زبان بیان کریں اور ان جماعتوں کی ابتدا اور انتہا دونوں حدو تار کو پہنچ جائیں۔ برخلاف اس کے آج کے مدعیان علم و فضل مگر دشروع سے بھی کمزور تار برقی جیسی چیز کو بھی خبر مستفیض بنا دینا چاہتے ہیں۔ اور ثبوت میں کوئی کچھ بھی نہیں دکھا سکتے۔ والہو لول لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور اسی رد المختار میں ہے ہذا الاستفاضۃ لیس فیہا استشادۃ علی قضاء قاض ولا علی شہادۃ لکن لما کانت بمنزلۃ العلم المتواتر وقد ثبت بہا ان اهل تلك البلد صاموا یوم کذا النہم العمل بہا یعنی اس سلف میں نہ تو قاضی کے حکم پر شہادت ہے نہ شہادت پر شہادت ہو۔ لیکن جب خبر مستفیض (جماعات کثیرہ کا اول سے آخر تک سب کا یک زبان بیان کرنا) بمنزلہ خبر تواتر کے ہے۔ اور اس سے ثابت ہو گیا کہ یقیناً اُس شہر کے لوگوں نے فلاں دن روزہ رکھا ہے تو اُس پر عمل کرنا لازم ہے۔ حسبما ان الله و محمد و فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتنی صاف تصریح فرما دینے کے بعد آج کے مدعیان مواتر افواہ اور حکامیت کو بھی زبردستی خبر مستفیض بنا کر حدود شرعیہ کو توڑنا چاہتے ہیں۔ جس طرح ابنائے وطن نے ایک غیر ذی روح بیجان جسم لاؤڈ اسپیکر کی صدا پر نمازوں میں اقتدا کرادی۔ اگر کسی دلیل پر بھی نظر نہ کی جائے تو کیا نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگنا بدعت اور بدعت سیئہ نہ ہوگا؟ کیا جماعات کثیرہ میں کمبروں کا مقرر کرنا مشہور و معروف سنت نہیں ہے اور یہ سنت اس لاؤڈ اسپیکر کے لگائے ہوئے کی یا نہیں۔ اور جس کام سے کوئی سنت مٹے تو کیا وہ بھی بدعت سیئہ نہ ہوگا۔ ایسی طرح اب شہادت و رویت کی حدود و قیود کو بالائے طاق رکھ کر آج کے لواحق بد بجان آلات خبر رساں پر رکھ دینا چاہتے ہیں۔

اذن من الله۔ اذان خطبہ کا بیان قابل دید ہے۔ قیمت ۴

لغز ما لله من ذلك . افواه کے غیر مقبر ہونے کے متعلق منحنی الخالق اور رد المحتار سے
 رجعتی کی عبارتوں میں بیان ہوا ۔ اور حکایت کے نام مقبر اور غیر مستند ہونے کے متعلق ایک عبارت
 لمطاوی کی گزری ۔ اور دوسری در مختار ۔ اور تیسری عبارت ملاحظہ ہو ۔ فتح القدیر اور فتاویٰ عالمگیری
 اور بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے لو شہد جماعة ان اهل البلدة كذا او اهل لاهل رمضان
 بملکم بیوم فصاموا وهذا اليوم ثلثون نجسا لهم ولعیر واهل لاهل الهلال لا یباح فطر
 فذلک الا تترك التراویح فی هذه الليلة لان هذه الجماعة لعین شہد واما الرؤیة وکذا علی شہادۃ
 غیرہم وانما حکوا رؤیة غیرہم یعنی اگر ایک جماعت یزبان ہو کر یہ گوئی دے کہ فلاں شہر والوں
 نے فلاں رات میں رمضان کا چاند تم سے ایک دن پہلے دیکھا اور روزہ رکھا اور آج اُن کے حساب سے
 میں رمضان ہے اور اس جماعت والوں نے خود چاند نہیں دیکھا تو کل کا روزہ نہ رکھنا جائز نہیں ۔ اور
 آج رات میں نماز تراویح ترک نہ کریں ۔ اسی لیے کہ ان لوگوں نے نہ رؤیت کی شہادت دی نہ شہادۃ
 علی الشہادۃ ادا کی ۔ محض دوسروں کی رؤیت کی حکایت کی ہے ۔ اور سنیہ مجمع الانہر میں ہے
 واما لو شہد ان اهل بلدة كذا او اهل الهلال قبلکم بیوم وهذا اليوم الثلثین فلم یزال
 فی تلك الليلة والسماء مصحیة فلا یباح الفطر عند الا تترك التراویح لان هذه
 الجماعة لعین شہد واما الرؤیة وکذا علی الشہادۃ غیرہم وانما حکوا رؤیة غیرہم ۔ دیکھیے
 دون آدمی اُس شہر میں چاند ہو نیکی شہادت دے رہی ہیں ۔ لیکن یہ شہادت نہ تو شہادت رؤیت ہے نہ
 بہرہ و ہاں کی خبر کی حکایت ہے ۔ لہذا رد گردی گئی اور شرعاً اسکی کچھ وقت نہیں ۔ اور حکایت
 قطعاً غیر معتبر ہے ۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جماعت جو افراد کثیرہ پر مشتمل ہوتی ہے اُسکی حکایت
 و شریعت منظرہ و فرار ہی ہے ۔ تو ادھر ادھر کی آئی ہوئی خبر یا اخبار و خبری و تار کی خبر و حکایت
 تا شریعت مقدمہ کیسے اعتماد و اعتبار فرمائے ۔ یہ بات خوب محفوظ کر لینا چاہیے کہ اس سے آج کے
 در کی بہت سی باتوں کا جواب ہو جائیگا ۔ اور تنبیہ الغافل و الوستمان میں علامہ شامی نے
 فرمایا ہے ان الامر اذا بالاستفاضة لو اتر الخیر من الواردین من تلك البلدة الى البلدة
 الاخری لا یجوز الاستفاضة لانها قد تكون مبنیة علی اخبار رجل فی شیخ الخیر عنہ ولا تشارك
 ن هذا الا لیکن یبطل قولہما اذا استفاض الخیر و تحقیق فان التحق لا یكون بما ذکرنا
 وفي اللعنة فی اذان الجمعة : حضور سیدنا علی حضرت رضی اللہ عنہ کا غیر مطبوعہ فتویٰ قیمت ۲۰

یعنی استفاضہ خبر سے مراد ان آیات والی جماعتوں کا تو اثر ہے جو رویت یا شہادت والے شہر
 بکثرت آئیں۔ و نیز استفاضہ خبر کا تحقق یعنی اسکا ثبوت بطریق شرعی لازم و ضروری ہے۔ اور
 ذخیرہ سے گزرا کہ اذا استفاض و تحقق فان التحقق لا يوجد بمجرد الشیوع کہ محض
 کے پھیل جانے سے کوئی ثبوت شرعی نہ ہوگا فاختم وقد بدو لا تکن من الخافین۔ اب ان
 حضرات فقہائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ کون
 ہے اور اُس کے کیا شرائط ہیں جہاں سے یہ خبر مستفیض دوسرے شہر میں پہونچی۔ اور تحقق
 ہے تو علامہ شامی نے تنبیہ الغافل والوسدان علی احکام ہلال رمضان میں فرمایا ہے
 لما كانت الاستفاضة بمنزلة الخبر الملتزم وقد ثبت بها ان اهل تلك البلدة
 لهم العمل بها لان المراد بها ابلق فیہ لحاکم شرعی فلا بد من ان یکون صومهم مبیناً
 حکم حاکمهم الشرعی فکان الاستفاضة بمعنى نقل الحكم المذکور یعنی استفاضہ جو
 خبر متواتر کے درجہ میں ہے اور یقیناً اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ فلاں شہر کے لوگوں نے فلاں دن روزہ
 ہے تو اس کے مطابق عمل کرنا ان لوگوں کو لازم ہے کیونکہ استفاضہ میں شہر سے مراد وہی شہر ہے جہاں
 شرعی ہوں کہ اسی کے حکم سے رمضان و عیدین صوم و افطار کرتے ہوں۔ عوام بے قید نہ ہوں تو
 ہے یہ کہ ان لوگوں نے اپنے حاکم شرعی کے حکم سے روزہ رکھا ہو۔ پس یہ استفاضہ اُس حاکم شرعی
 اُسی حکم مذکور کی نقل ہے یعنی حاکم شرعی کا وہی حکم تواتر کیساتھ دوسرے شہر والوں کو پہونچ گیا۔ معلوم
 کہ ہر شہر کے جماعات متعدد ہوں گا اگر بیان کرنا بھی قابل قبول و لائق عمل نہیں ہے۔ و نیز یہ کہ استفاضہ
 خود بذاتہ حجتہ شرعیہ نہیں ہے۔ بلکہ استفاضہ خبر میں بذریعہ تواتر حاکم شرعی یا قاضی شرع یا مفتی
 کا حکم پہنچنا ہے۔ اور روا المختار میں ہے لان البلدة لا تتخلو عن حاکم شرعی عادة فلا بد
 ان یکون صومهم مبیناً علی حکم حاکمهم الشرعی فکان الاستفاضة بمعنى نقل
 المذکور۔ استفاضہ کے متعلق عبارات و تفصیلات و وضاحت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ استفاضہ میں
 و ضروری ہے کہ جس شہر میں یہ خبر مستفیض پہیلی ہے وہاں قاضی شرع حاکم موجود ہو کہ وہی ہلال کے
 صادر کرتا ہو اور وہ خود عالم دین یا بند شرع ہو۔ اور جہاں قاضی شرع نہ ہو تو مفتی اسلام ہو کہ
 احکام صوم و عیدین اُسی کے فتوے کے مطابق ہوتے ہوں۔ اور عوام وہاں کے شرعی حدود و
 مسائل احکام۔ دیوبندیوں کے عقائد کفریہ کا بیان قابل دیدہ ہے۔ قیمت ۳۰

آزاد نہ ہوں۔ ایسے شہر سے بکثرت جماعتیں آئیں۔ اور سب اپنی واقفیت سے یک زبان بیان کریں
 کہ وہاں فلاں دن رویت کی بنا پر روزہ رکھنا یا فلاں روز عید ٹھیکسی۔ وغیرہ۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے
 کہ تبرکاً حضور پر نور مرشد برحق اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین و ملت تاج الفحول الکاملین،
 شیخ الاسلام و المسلمین نقیہ امجد، محدث ارشد و ارث العلوم اباعنجد مولانا مولوی حافظ قاری حاجی
 مفتی علامہ شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ عنہ کے
 مبارک فتوے مسمیٰ بنام تاریخی طریق اثبات الہلال کی مبارک عبارت جمیں استفاضہ کی
 تمام قیود و شرائط کتب فقہ سے چن کر بیان فرمادی ہیں۔ نقل کر دوں جس سے انتشار افسدہ فوائد
 کثیرہ حاصل ہوں گے۔ دھما ہو ذہ۔ استفاضہ یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو۔
 کہ احکام ہلال اُسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں۔ اور وہ خود عالم اور ان احکام میں علم پر عامل و قائم
 یا کسی عالم دین محقق معتمد پر اعتماد کا ملزم و ملازم ہے یا جہاں قاضی شرع نہیں تو مفتی اسلام مرجع علوم
 و منبع الاحکام ہو کہ احکام روزہ و عیدین اُسی کے فتوے سے نفاذ پاتے ہیں۔ عوام کا الانعام بطور خود
 عید و رمضان انہیں ٹھہر لیتے، وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں
 کہ وہاں فلاں دن برہائے رویت روزہ ہوا یا عید کی گئی۔ مجرد بازاری افواہ کہ خبر اُڑ گئی اور
 قائل کا پتہ نہیں۔ پوچھیے تو یہی جواب ملتا ہے کہ سنا ہے یا لوگ کہتے ہیں۔ یا بہت تہہ جلا تو کسی مجھول
 احوال کا انتہا و رجبہ منتہا سے سند و ایک شخص کی محض حکایت کہ انہوں نے بیان کیا اور شدہ شدہ
 شائع ہو گئی۔ ایسی خبر ہرگز استفاضہ نہیں۔ بلکہ خود وہاں کی آئی ہوئی متعدد جماعتیں دکر رہیں۔ جو
 بالاتفاق وہ خبر دیں۔ یہ خبر اگرچہ نہ خود اپنی رویت کی شہادت ہو کہ کسی شہادت پر شہادتہ بالتصریح
 نہ قضائے قاضی پر شہادت نہ کتاب قاضی، لہذا شہادت مگر اس مستفیض خبر سے بالیقین یا بغایظن ملحق
 بالیقین وہاں رویت و صوم عید کا ہونا ثابت ہوگا۔ اور جبکہ وہ شہر اسلامی اور احکام و حکام کی وہاں
 پابندی و دوامی ہے۔ تو ضرور مطلق ہوگا کہ امر حکم حاکم واقع ہوا تو اس طریق سے قضائے قاضی کہ
 حجت شرعیہ بے ثبوت ہو جائیگی۔ اور یہیں سے واضح ہوا کہ تاریک شہر جہاں نہ کوئی قاضی نہ مفتی
 اسلام یا مفتی ہے مگر نااہل جسے خود احکام شرع کی تمیز نہیں یا مفتی محقق معتمد عالم مستند ہے مگر عوام
 خود سر کے منظر احکام نہیں۔ پیش خویش اپنے قیاسات فاسدہ پر جب چاہیں عید رمضان قرارے

الربعین شدت: مسلمانوں کو بدنیوں، بدنہ ہوں، مردوں سے کیا بڑا و کڑا چاہیئے ۱۲۰ حدیثوں کا مجموعہ
 قیمت ۱۲

لیتے ہوں۔ ایسے شہروں کی شہرت بلکہ تو اتراصل قابل قبول نہیں کہ اُس سے کسی حجت شرعیہ کا
 ثبوت نہ ہوا۔ انتہا بجنسہ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ یہ مبارک عبارت در غمخوار و در مختار
 و دجہتی وغیرہم کی عبارات کا ہی مطلب مقصود ہے۔ استفادہ کی ان قیود و شروط کو ملحوظ و برقرار
 رکھ کر سنی سنائی خبر اور تار و جنبتری و اخبار کی خبر پر کس طرح اعتقاد و اتہا ہو سکتا ہے۔ و لکن
 الناس اکثرهم لا یعقلون ولا یفہمون (۶) اکمال العدة یعنی ہینہ کے تیس دن پورے
 کرنا۔ ظاہر ہے کہ قمری ہینہ کے زیادہ سے زیادہ تیس دن ہیں۔ اور تیس پر قمری ہینہ ضرور یقیناً ختم ہو گا۔
 حدیث شریف میں ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم فرماتے ہیں الشہر تسع
 وتسعون لیلة فلا تصوموا حتی تردہ فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلاثین۔ یعنی ہینہ
 اُن تیس دن کا ہے تو اُن تیس کو جب تک تم لوگ چاند نہ دیکھ لو۔ روزہ نہ رکھو۔ اور اگر اُن تیس کو ابریا
 غبار ہو اور چاند نہ دیکھو تو ہینہ کے تیس دن پورے کرو و الا البخاری و مسلم عن سیدنا ابن
 سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حدیث شریف میں ہے کہ ارشاد فرمایا صوموا لمرثیۃ
 و افطر لمرثیۃ فان غم علیکم فاکملوا عدة شعبان ثلاثین یعنی چاند نہ دیکھ کر روزہ رکھو اور
 چاند دیکھ کر روزہ ختم کر کے عید کرو۔ اور اگر ۲۹ کو ابرو غبار ہو تو تیس روزے پورے کرو و الا
 البخاری و مسلم عن سیدنا ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷) علامات و امارات
 ظاہرہ۔ علامتہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہر کے گز و پیش قرب و جوار کے قریات و آبادیوں کیلئے
 ثبوت و لائل ہلال میں سے توپوں کے فیر ہونا۔ گولوں کا چلنا۔ اور مناروں پر روشنی کا ہونا بھی شمار
 کیا۔ لیکن ان امارات کا دلیل ہونا انہیں دیکھتے ہوئے کیا تھ محض ہے جو اُس شہر مذکور کے اتنے قریب
 ہیں کہ شہر کی توپ چلنے کی آواز سن سکیں۔ اور مناروں کی روشنی دیکھ سکیں چنانچہ ہفتۃ الخالق حاشیہ
 بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۲۹۱ میں ہے تتمۃ۔ لعید کمرہ عندنا العمل جاکامارات الظاہرۃ الدل
 علی ثبوت الشہر کضرب المدافع فی زمانہنا و الظاہر وجوب العمل بہا علی من سمعہا من کان
 غائباً عن المصر کاہل القری و نحوہا کما یجب العمل بہا علی اهل المصر الذین لم یروا لھا کما
 قبل شہادۃ الشہر و قد ذکر ہذا الفرع المشافیۃ فصیح ابن حجر فی التحفۃ اذہ یتثبت بالامارات
 الظاہرۃ الدلۃ الی لا تختلف عادة کثرۃ القنادیل المعلقۃ بالمنازل قال و مخالفۃ جمع فی ذلک
 متنویر الصحیفہ: حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کا بیان ہے قیمت ۴

یعنی ان امارات ظاہرہ پر بھی عمل ہے جو ثبوت رؤیت ہلال پر دلالت کریں۔ جیسے توپوں
 ہونا اور مناروں پر روشنی ہونا۔ اور ظاہرہ ہے کہ اسپر عمل کرنا واجب ہے۔ اُسکو جو توپ کی آواز سنے
 کی روشنی دیکھے۔ اور خود شہر سے دور ہو۔ جیسے قرب جبار کے دیہا تو نکل رہے والے اور وہ لوگ اسی
 شہر کے جیسے شہر والے کہ حاکم شرعی کو نہیں دیکھا مگر اسپر عمل کریں گے۔ اس فرع کو شافعیوں نے
 کیا اور ابن حجر نے تحفہ میں اسکی صراحت کی لیکن اس شہر میں حاکم شرعی۔ قاضی یا مفتی اسلام کا
 شرط ہے کہ اُسی کے حکم و فتوے سے توپوں کے فیر اور مناروں کی روشنی ہوتی ہے۔ اور اگر توپوں
 فیر اور مناروں کی روشنی عوام کا لانعام کے اختیاریں ہے اور وہ شرعی قیود و حدود سے آزاد ہیں۔
 بکچھ اعتبار نہیں۔ خلاصہ یہ کہ توپوں کے فیر نکلنا نہ عمل کرنے میں وہ ساری شرائط و قیود لازم
 پوری ہیں جو ابھی استفاضہ میں بیان کی گئیں۔ اور جن کی تفصیل اردو میں حضور پرنسید علیہ السلام
 البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک الفاظ میں آپ سن چکے۔ اس دور کے بعض مدعیان مولیت
 امارات کو استفاضہ قرار دیتے اور خبرستفیض بناتے ہیں۔ ان بیچاروں کو نہ امارات معلوم نہ کتاب کی
 جو استفاضہ اور امارات کا فرق ظاہر ہو۔ پھر یہ امارات جب مخصوص ہیں اس شہر کے قرب و
 کی آبادیوں اور دیہات والوں کیلئے جو شہر کی توپ کی آوازیں اور منارے کی روشنی دیکھیں اور
 وہی شہر مذکور ہو۔ تو یہ امارات ظاہرہ اقلیم بھر کے لیے نہیں ہیں۔ فافہموا دتہ بدوا و دتہ
 ہے قلت والظاہرہ ینلزم کلاھل القرنی ان یصوموا جمیع المدافع اور دتہ القنادیل
 المصر کا نہ علامۃ ظاہرہ تنہید غلبۃ الظن وغلبۃ الظن موجبۃ للعمل کما موجبہ الخ
 ظاہرہ ہے کہ دیہات والوں کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ توپ کی آواز سنکر یا منارے کی روشنی دیکھ کر
 نہیں ہوتی ہے۔ ایسے کہ یہ علامت غلبۃ ظن کا افادہ کرتی ہے۔ اور غلبۃ ظن موجب العمل ہے
 کہ علماء نے اسکی وضاحت فرمائی ہے۔ اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے خبر منادی السلطان مقبول
 الاکلان او فاسقا کذا فی جواہر الاخلاطی۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم بالصواب۔

جواب دوم۔ ریڈیو، ٹیلیفون، تار و آریس اور ایسی ہی چیزیں سب شہادت کے میدان
 دنیا والوں اور حکومت وقت نے بھی غیر معتبر مانا ہے۔ پھر شریعت مطہرہ روزہ اور عیدین جیسی
 دات میں کیسے معتبر مان لے۔ کیا محض عوام کے کہنے سے اور یہ خوف کر کے کہ الکشن میں عوام سے ووٹ نہ ملینگے
 مایسز ابی حنیفہ۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے حالات مبارکہ قابلہ یہ ہیں۔ قیمت ۴

احکام شرعیہ خصوصاً باب شہادۃ میں رد و بدل ترسیم و تنبیخ ہوگی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جہاں
 اول میں آپ پڑھ چکے کہ ایسی جماعات متعددہ جو محض افواہ یا زار کو بیان کر رہی ہیں یا دو چار آدمی
 گردہ دوسرے شہر میں رویت ہلال کی حکایت کرتے ہوئے شہادت دیتے ہیں۔ اور شریعت مقدسہ
 مطہرہ ان لوگوں کے بیانات و شہادت کو ناقابل قبول فرما کر رد کر دیتی ہے تو تار و غیرہ کا کیا اعتبار
 پھر غور کیجئے کہ کتاب القاضی الی القاضی کو شریعت پاک نے بغیر شاہدین عادلین اور دوسرے
 شروط و قیود کے نہ ہونے میں تسلیم نہ کیا۔ اور صاف و صریح فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا
 الخط لیثیمہ الخط والخط لیثیمہ الخاتم الخاتم اور دوسرے وغیرہ سے جواب اول میں گزرا کہ لان الخ
 قدین در اذا الخط لیثیمہ الخط والخط لیثیمہ الخاتم فلا یثبت الا بجمعة تامۃ یعنی تحریر
 کبھی مکرو فریب کیا جاتا ہے کیونکہ خط خط سے مشابہ ہوتا ہے اور مہر مہر سے تو ثبوت نہیں ہوگا جب تک
 حجت تام دلیل ملاکام نہ ہو اور کاشبہا والنظائر میں ہے لا یعتد علی الخط ولا یعمل بہ یعنی خط
 اعتماد و یقین نہ کیا جائے نہ اُس پر عمل کیا جائے۔ اور فتح القدیر میں ہے الخط لا یطلق دھو متشابہ
 کہ خط بولت نہیں اور اس میں شبہ بھی ہے اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے انما یقضی بالجمعة والخط
 البینۃ ادا الا قرا ما الخط فلا تصح حجة لان الخط لیثیمہ الخط یعنی حجت شرعیہ سے فیصلہ نہ
 جائیگا اور حجت شرعیہ بسببہ یا اقرا دے لیکن خط تو شرعی حجت بننے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا
 کیونکہ خط خط سے مشابہ ہوا کرتا ہے۔ اور در مختار میں ہے لا یعمل بالخط خط پر عمل نہ کیا جائے
 اور کافی شرح وافی میں ہے الخط لیثیمہ الخط وقد یزدرد یفتعل یعنی خط خط سے مشابہ
 اور کبھی مکرو فریب سے پُر ہوتا ہے۔ اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے الکتاب قد یفتعل و یزدرد
 والخط لیثیمہ الخط والخط لیثیمہ الخاتم تحریر کبھی بناؤٹی اور جھوٹی ہوتی ہے اور خط کی خط
 سے اور مہر کی مہر کی مشابہت ہوتی ہے۔ اور عینی شرح کتہ میں ہے الخط لیثیمہ الخط فلا
 یلزم حجة لانه یحتمل التزویر یعنی خط خط سے مشابہ ہوتا ہے تو اس سے حجت لازم نہ ہوگی کیونکہ
 خط میں جھوٹ و دھوکہ دہی کا احتمال ہوتا ہے اور مجمع الانہر شرح ملتقی الا بحر جلد دوم صفحہ ۱۹۲ میں
 الشہادۃ والمراد ایتہ لا یعمل الا عن علم ولا علم فھما لان الخط لیثیمہ الخط یعنی شہادت
 اور قضا اور روایت جائز نہیں ہے جب تک یقین نہ ہو۔ اور یہاں یقین نہیں ہے اس لیے کہ خط سے خط
 اعداد رکعات الترائیح۔ تراویح کی میزان رکھتوں کا حدیثوں سے ثبوت قابلہ یہ ہے۔ قیمت

شاہ ہوتا ہے۔ اور مجمع الانہر جلد دوم صفحہ ۱۶۵ میں ہے اذا الخط لشيبة الخط والاختام
 لشيبة الاختام۔ تو تاریک قاضی شرع یا مفتی اسکی خبر کے مطابق ہرگز ہرگز روزہ یا عید کا حکم نہیں سکتا
 اور تار و وزن سے تو غلبہ ظن بھی حاصل نہیں ہوتا۔ دیکھیے اگر قاضی وقت کی کتاب کی نقل کرانا۔
 اور اس کے مہر و دستخط بنوالینا اور یہ مکرو فریب کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے بہت ہی مستبعد ہے
 مگر شبہ تزویر کی بنا پر حضرات ائمہ دین و فقہائے معتمدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خط کو غیر معتبر
 قرار دیا باوجود اس کے کہ خط میں کھٹے دالے کی طرز کتابت و خطابت موجود ہے اور اپنے والا پہچان رہا
 ہے کہ اسی قاضی کا ہے مگر احتمال تزویر ہے۔ لہذا غیر معتبر یا مقبول۔ تو تار وغیرہ نہیں نہ معلوم کتنے کثیر
 و کثیر احتمالات ہیں۔ اسے شریعت مطہرہ کیوں کر مان لے تار کے غیر معتبر ہونے کا مفصل بیان اور واضح
 فتوے دیکھنا ہو تو حضور پر نور مشہد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد عظیم دین و ملت شیخ الاسلام و امین
 اراج الفحول الکائین فاضل بن فاضل ابن الفضل مولانا مولوی حافظ قاری مفتی علامہ شاہ عبد المصطفیٰ
 محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی آل رسولی ربیلوی رضی اللہ عنہ کا مبارک فتوے
 سنی بنام تاریخی اسرکی الاہلال باطلال ما احدث الناس فی امر الہلال کا مطالعہ کیجیے
 تاکہ شکوک و ادہام دفع ہوں۔ اس جگہ بعض ابنائے وطن جناب مولوی عبدالحی صاحب فنگلی محلی کا ایک
 فتوے دکھا کر دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ اور خود بھی شبہ میں پڑتے ہیں اور دوسروں کو مغالط میں ڈالتے
 ہیں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق بھی کچھ عرض کر دوں۔ و ہو ہذا مجموعہ فتاویٰ
 مطبوعہ مطبع شوکت اسلام جلد اول صفحہ ۳۹۵ میں ہے۔ ”جواب ہوا لمصوب اس باب میں نہ
 خبر یا تار یا تحریر خطی کافی نہیں جب تک کہ بطور کتاب لقاضی الی القاضی کے تحریر نہ ہوئے۔ قاعدہ الخط لشيبة الخط
 کا مشہور ہے اور در مختار میں مذکور ہے فیلزم اهل المشرق برؤية اهل المغرب اذا ثبت دؤية اولئك بطريق
 موجب اور در المختار میں ہو قولہ بطريق موجب کان یحمل ائذان الشهادة او يشهدا
 علی حکم القاضی او یتستفیض الخبر والله اعلم (دستخط) اور اسی مجموعہ فتاویٰ جلد اول صفحہ ۲۰
 میں ہے ”بحسب ضوابط فقیہ مجرد اخبارات تار وغیرہ در باب عدم و افطار معتبر نہیں۔ در مختار میں ہی
 فیلزم اهل المشرق برؤية اهل المغرب اذا ثبت دؤية اولئك بطريق موجب انتہی
 اور در المختار میں ہے قولہ بطريق موجب کان یحمل ائذان الشهادة او يشهدا علی حکم القاضی

الصول رحمہ اللہ: دیوبندیوں اور قادیانیوں کے عقائد کفریہ پڑھے۔ قیمت ۴

اولیٰ استفیض الخبز۔ حادثہ اعلم (دستخط) ان دونوں فتوؤں کو پڑھیے اور ان کا رنگ ٹھنڈا
 اور تیز دیکھیے۔ ان دونوں میں تار وغیرہ یعنی تار خط۔ ریڈ۔ اخواہ باناری و خیر کی خبروں کو غیر معتبر مانا
 اور فقہ کی دو متہ اول کتابوں کی دو عبارتیں نقل کر کے اُن سے استدلال و استناد کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے
 کہ ان کا ہی جو فتویٰ ان دونوں کے خلاف ہوگا وہ جب ان دونوں سے زیادہ مدلل و مبہن ہوگا
 دونوں فتوے اُس سے رہو جائیں۔ اور یہ دونوں حوالے غلط و باطل ٹھہرے تب کبھی اُس کے خلاف
 اعتبار ہونے پر گفتگو کی جاسکتی ہے ملاحظہ ہو مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۳۰۳ میں ہے۔ لیکن ایسے
 صورت میں کہ نکلن حاصل ہو جائے اور شبہ باقی نہ رہے اور خیر تار یا خط بذریعہ کثرت پہنچ جائے
 عمل ہو سکتا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ فقیر اس عبارت پر کچھ گفتگو کرے۔ پڑھنے والے خود بھی اس
 تیور دیکھ رہے ہیں۔ فقیر تو یہ کہتا ہے کہ پہلے دونوں فتوے مدلل بدلائل اپنی جگہ پر بحالہ درست
 ثابت ہیں۔ مگر تار والے اس فتوے پر تارتا رہیں۔ نہ اس فتوے میں کوئی حوالہ نہ کسی سے استدلال
 نہ اپنے مدعا پر کوئی دلیل و برہان۔ اور نہ اگلے دونوں فتوؤں کے لطلان کا اقرار۔ تو اتنے کمزور
 تصریحات ائمہ دین کے خلاف فتوے کو کس طرح مان لیا جائے۔ فقیر تو یہ خیال کرتا ہے کہ یہ فتوے
 احماتی ہے۔ ورنہ اتنا پاپلا اور بے دلیل نہ ہوتا۔ یا پھر سہو تسلیم ماننا پڑے گا۔ اور یہ کچھ متباعد نہیں
 ورنہ ایک ایسے پایہ کا مفتی جس فتوے سے اپنے ہی دونوں فتوے رد کر دیگا وہ یوں بے دلیل
 لکھیگا۔ یا کھلم کھلا اپنی غلطی یا لاعلمی کا اعتراف کرے گا۔ پھر طریق موجب کی تفصیل جو خود
 و حتمی کی عبارتوں سے بیان کی گئی تو یہ فتوے طرقت موجبہ مذکورہ میں سے یعنی شہادۃ
 تحمل شہادۃ۔ شہادۃ علی حکم القاضی۔ استفاضہ خبر ان چاروں میں سے کس کے
 داخل ہوگا۔ اور تصریحات ائمہ دین کا کیا جواب ہوگا۔ پہلے تینوں کے تحت تو اسلئے آنا محال
 کتاب الشہادۃ میں تمام شروط و حدود شہادۃ مشرح و مفصل بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً انضمام
 شہادۃ کا مکمل ہونا۔ یعنی دومر دیا ایک مرد اور دو عورتیں ہونا۔ اور سب عادل و ثقہ ہونا فاسق
 اور مجلس قضائے لفظ الشہد کیا تھا گواہی دینا۔ اور گواہوں کا قاضی و حاکم کے سامنے حاضر ہونا
 اور گواہوں کا آڑ میں نہ ہونا۔ تو ان کے تحت تو ان کا آنا قطعاً یقیناً محال ہے۔ رہی استفاضہ
 تو اس کے تحت بھی تار ہرگز ہرگز نہیں آ سکتا۔ کیونکہ استفاضہ خبر میں جماعات متعددہ کا ایسے
 فضائل شبہ برات۔ شبہ برات کے اعمال اور نتیجہ، دسویں وغیرہ کا بیان قیمت ۴

سے آنا اور سب کا یک زبان بیان کرنا شرط ہے۔ جس شہر میں قاضی شرع عالم محقق معتد ہو کہ احکام صوم و عیدین وہی نافذ کرتا ہو۔ عوام بے قید اور حدود شرع سے آزاد نہ ہوں کہ جب چاہیں رمضان و عید منائیں۔ پھر جماعت کثیرہ کا بیان بھی افواہ بازار، سنی سنائی خبر نہ ہو اور کسی اتھ کی حکایت نہ ہو اور ان کا بیان کسی فرد واحد پر ختم نہ ہو۔ اور یہ جماعات کثیرہ ایسے شہرے بھی نہ آئی ہو جہاں قاضی شرع و مفتی احکام کوئی نہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان حدود و شرائط کے مد نظر، تار قطعاً بے وقعت اور جامہ تار تار ہے۔ کیا کوئی عاقل ایسے پایہ کے مفتی صاحب کو دلائل و براہین سے اس درجہ تہید ست جائیگا اور اگر کسی کو ایسی ہی عقیدت ہو تو وہ مفتی صاحب کا خیر خواہ نہیں۔ بدخواہ و بدنام کنندہ ہے۔ پھر یہ کہ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے استفاضہ کے کس پہلو کو نشہ چھوڑا ہے وہ توصاف صاف تصریح فراتے ہیں فکانت الاستفاضة بمعنى نقل الحكم المذکور یعنی استفاضہ خبر میں حقیقتاً تو اتر کے ساتھ اُس قاضی کا حکم جس کے سامنے رویت ہلال کی شہادت گوری ہے وہی حکم دوسرے شہر کے قاضی شرع تک پہنچتا ہے اور قاضی شرع کا حکم تو اتر کیا تھ پہنچ جانا حجتہ شرعیہ ہے۔ اور تار میں تو اتر ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہزار جگہ سے بھی تار آئے لیکن فرنگی محل میں تو ایک ہی تار گھر سے پہنچے گا اور اکثر یہ تو یہ ہے کہ تار کی بنیاد فرد واحد ہوتا ہے مثلاً شہر میں افواہ اُڑی اور مسٹر صاحب نے چند رشتہ داروں کو مبارکی کے تار دیدیے۔ اب ان تار بنے والوں نے اپنے عزیز قریب اور احباب کو تار دیدیے اور بڑھتے بڑھتے نہراؤں کی تعداد میں فرنگی محل میں تار پہنچے تو ابتدا جسکی بنیاد محض افواہ بازار پر ہے، فرد واحد ہے اور انتہا ایک تار گھر پر ہے نہ تو شہادت ہے نہ شہادۃ علی الشہادۃ ہے۔ نہ شہادۃ علی القضاء ہے۔ نہ استفاضہ ہے نہ کثرت و تواتر ہے کچھ بھی نہیں تو تار شرعاً باب شہادت میں قطعاً یقیناً غیر معتبر ہے۔ ہرگز ہرگز ہرگز اُس سے ظن غالب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور زراطن یعنی گمان تو گمان پر ہرگز ہرگز فتویٰ نہیں ہوتا۔ اوپر آپ خوب اچھی طرح سن چکے کہ رحمتی کی عبادت ہے محضی کا استفاضہ ان ثانی من ثلاث البلدة جماعات متعدد و کل منہم یخبرون الخ اور تنبیہ لفاعل سے گزرا کہ ان المراد بالاستفاضة تواتر الخبر من الحاردين من تلك البلدة الخ الی البلدة الاخری لا مجرد الاستفاضة الخ اور ذخیرہ سے سنا کہ اذا استفاض و تحقیق نور کی تفسیر۔ قرآن و حدیث کی جامع اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے مزین قابلہ دید۔ بار دوم دیر طبع ہے

فان للتحقق لا يوجد بمجرد الشئوع . تو تارے قطعاً یقیناً حکم شرعی ثابت نہیں ہو سکتا۔ نیز اگر تعمق نظر سے دیکھیے تو اس فتوے میں بھی جناب مولوی صاحب نے تار کو مثبت حکم شرعی نہیں مانا ہے۔ ذرا غور کر کے وہی عبارت پھر پڑھیے ”لیکن ایسی صورت میں کہ ظن حاصل ہو جائے اور شبہ باقی نہ رہے اور خبر تار یا خط بذریعہ کثرت پہنچ جائے اس پر عمل ہو سکتا ہے“ تار سے باب شہادت میں ہرگز ہرگز ظن غالب نہیں حاصل ہوتا اور شبہ نہیں بلکہ شہادت کی فوج دریا موج موجود ہے اور تو از حیث کثرت کے لفظ سے تعبیر کیا وہ قطعاً مفقود ہے۔ تو ثابت ہوا کہ اس فتوے میں بھی تار کو غیر معتبر مانا ہے خالص حمد للہ رب العالمین آخر یہ لوگ عوام کے پیچھے لگ کر کس کس چیز پر اندھیری ڈالینگے کتنا کہ اس فتوے سے غلط نتیجہ نکالیں گے۔ اور اگر یہی میل دہرا رہے تو ایسے بے ثبوت اور مدعا کے خلاف فتویٰ پیش کر کے سناٹے کا کہن رجال و ہم رجال اور کیا ہوا کہ ”پدر اگر نکند سپر تمام کند“ اگر ان سے کچھ سہو و نقصان ہوا ہوا۔ مگر آج اس فتوے کو اپنے مدعا کے موافق جاننے والوں پر لازم و ضروری ہے کہ اس سہو و نقصان کو دور کر کے اپنے مدعا کے مطابق دلائل شرعیہ و براہین دینیہ کے لباس سے آراستہ کر کے پیش کریں۔ اور یہ کوئی چیز نہیں کہ عوام ۲۹ کی عید کرنا چاہتے ہیں یا ریڈیو پر خبر آئی ہے۔ اگر ہم اسکو نہ مانینگے عید نہ کریں گے تو عوام ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ الیکشن میں ووٹ نہ دیں گے دلائل و دلائل و حوالہ و حوالہ الا جلا للہ العلی العظیم عوام نہ مانیں تو انھیں سمجھاؤ۔ حدود و المیہ بناؤ۔ فرامین شرعیہ سناؤ۔ ضرور ضرور مانینگے۔ اور نہ سہی خود تو حکم شرعی کے آگے سر نہا زجھکاؤ۔ عوام کے پیچھے لگ کر خود تو احکام شرعیہ کو نہ بدلو۔ خود تو نرسیت کے پابند بنو۔ قرآن عظیم ارشاد فرماتا ہے قل ۱۰۰ اذن لکم اھم اھل اللہ لفترون یعنی اے پیارے محبوب ان لوگوں سے فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں اسکی اجازت دی ہے یا اللہ پر ہتھان باندھتے ہو۔ اور قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے ولا تقولوا لما قصصت السنتکم الکذب ہذا احلال و ہذا احرام لتفتروا علی اللہ الکذب ہ ان الذین لفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون متاع قلیلا ولھم عذاب الیم یعنی اور نہ کہو اسے جو تمھاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ تھوڑا برتنا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (ترجمہ ضوی)

فضائل جناب فاروق - امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل میں۔ زیر طبع

اگر حضور پر نور سیدنا علی حضرت عظیم الدرجت مجدد اعظم دین و ملت مولانا مولوی حاجی حافظ قاری مفتی علامہ شاہ
عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قادیان فیاض بریلوی رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ مبارکہ میں ہے
یہ تین فتوے اول الذکی الہلال دوم طریق اثبات الہلال سوم البدو والکجلہ ان تینوں کو
آپ بزرگ بغور دیکھیے بلکہ سبقاً سبقاً پڑھیے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر فتن و آزار دور میں بہت موقوفوں پر ان تینوں
سے آپ کی مشکلت نئی ہوگی اور حضور سیدنا علی حضرت کا فتویٰ آپ کا مشکلت بخیرائے کمال حقیقت یہ ہے کہ تار و ریڈیو وافواہ
بازار ڈیلی پرنٹر والوں نے رمضان اور غیر رمضان میں فرق نہ کیا اسی لیے دشواری میں پڑے حالانکہ ہلال رمضان
کا حکم ابرو وغبار کی حالت میں اور ہر اور رمضان کے علاوہ گیارہ مہینوں کا حکم ابرو وغبار میں کچھ اور ہے کتب فقہ
میں صاف تصریح ہے کہ اگر آسمان پر ابرو وغبار ہو تو ایک ثقہ مسلمان کی گواہی کے بلکہ ایک مسلمان ستور بحال
کی گواہی سے بھی حاکم شرع قاضی اسلام یا مفتی احکام روزہ کا حکم کرے۔ مجمع آلاء میں ہے واما مستور الحال
فعن الامام قبولہ و صحیحہ البرازی اور در مختار میں ہے وقبل بلاد عری و بلاد لفظ اشہد و بلاد حکم
و مجلس قضائے لاندہ خبر لا شہادۃ للصوم مع علة کفیم وغبار خبر عدل او مستور علی ما صحیح البرازی
اور بحر الرائق میں ہے و صحیح البرازی فی فتاویٰ قبول المستور اور در مختار میں ہے و شرط للفطر مع لعلہ
مقدمۃ العدالت و نصا بالشہادۃ و لفظ اشہد و عدم الحد فی حذف لعلق نفع العبد یعنی عید کے چاہا
میں ابرو وغبار کی حالت میں گواہوں کا عادل ہونا نصاً شبہات کا حل ہونا۔ لفظ اشہد کیسا ثقہ گواہی دینا
اور گواہوں کا محدود فی التذکرۃ ہونا شرط ہے اور بحر الرائق میں ہے واما فی ہلال الفطر و الاضغی وغیرہما
من الاہلۃ فاذہ لا یقبل فیہ الا شہادۃ جلیین اور جمل و امرأتین عدول احراز غیر محدودین مکا
فی سائر الاحکام اور اسی میں ہے ہلال ذی الحجۃ کھلال شوال فلا یتب بالغیم الا بحر جلیین او
جل و امرأتین اور جب مطلع صاف ہو تو بحر میں ہے واما حالۃ الصیفا لکل سماع لاجد من زیادۃ العد
لہ ما قد منہا اور در مختار میں ہے وقبل بلاد لعلہ جمع غطیع لقع العلم المشرعی و هو غلبۃ الظن بخبر
هو مغرض الی سرائی کا امام من غیر تقدیر بعد علی المذہب ابرو وغبار ہونیکی حالت میں گروہ عظیم جم غفیر
شہادت ہونا چاہیئے جس سے یقین حاصل ہو اور گروہ عظیم کی تعداد حاکم شرعی قاضی اسلام یا مفتی کی اپنی سائے پر
ہلال رمضان کے ثبوت میں بحالت ابرو وغبار کچھ آسانی دیکھ کر دوسرے مہینوں کو اسپر قبائل نہیں کرنا چاہیئے۔
اور اس پر فتن دور میں شر و طوق و قیود و حدود شرعیہ کو قائم رکھنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ انبائے زمانہ پھر سن لیں کہ
اجمل فتویٰ العلماء و نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت۔ قابلہ یہ ہے۔ دوبارہ زیر طبع ہے۔

اتنی وضاحت و صراحت کے بعد یہ یقین ہو گیا کہ جناب مولوی عبدالحی صاحب نے تار و خط کو دربار
ہرگز ہرگز مقبر نہیں مانا ہے وہ ایک قضیہ شرطیہ لکھتے ہیں اور اہل فہم و دانش جانتے ہیں کہ اذا خات الش
فات المشط جبت آفتاب نکلے تو دن کا وجود کیسے ہو۔ اس طرح تار سے جب ظن غالب کا حصول اور
کا و فعیہ اور تو اتر کچھ نہ ہو تو خط و تار قابل عمل ہے ہرگز ہرگز اسپر عمل نہیں ہو سکتا۔ اور اس شرطیہ سے آج
بجھے کہ روتہ ہلال کی شہادت میں فرنگی محل صانع تار و خط کو مقبر بتایا ہے وہ سائنس آئے مرد میدان
بہت کرے اور دلائل و براہین سے مزین کر کے اپنے مدعا کے موافق اس فتوے کو پیش کرے اور کہتے ہیں
تقصیلاً و توضیحاً و تصریحات کو معاذ اللہ غلط و بطل ٹھہرائے و ادعاء شہداء اکھ من الناس العفاد
ان کلنتہ صادقین و الاحول و لا فرق الا جاللہ العلی العظیم۔ ہائیلفون ریڈیو ٹرانسمیٹر میٹلی ویزن یا
دارلینس اور اسپر اس پر فتن دور والوں کا یہ کہنا کہ ٹیلیفون یا ریڈیو پر شہادت ادا کی جائے یا قاضی بعضی جگہ
ہم پہنچاتے ہیں وہ وہاں کی رویت یا شہادت کے بعد فتوے بیان کرے تو وہ فتوے جن لوگوں نے فون یا ر
ذریعہ سے سنا ہے اسے واجب العمل و قابل تسلیم ہے۔ اور بعض کا یہ کہنا کہ یہ نوایجا چینس ہیں انکا حکم معاذ اللہ شرعی
کہاں مل سکتا ہے استغفر اللہ تو غور کیجئے کہ ایشیا ویت میں یہ چینس اتنی کمزور اور بوی ہیں کہ دنیا والے بھی
شہادت غیر معتبر مانتے ہیں پھر شریعت مطہرہ نے تو باقاعدہ شہادت کی حدود و شرائط و قیود بیان فرمائیں
مان لے لہذا انکی شہادت قطعاً یقیناً غیر مقبول ہے۔ اور پہچانی ہوئی آواز والے قاضی مفتی کا ٹیلیفون یا ریڈیو
اپنا فتوے بیان کرنا تو خوب غور سے سن لیجئے کہ وہ فتویٰ غیر سموع و قابل عمل ہے۔ ہرگز اسپر عمل نہیں کیا
فقہ حنفی کی معتبر و مستند کتاب ہدایہ شریف مطبوعہ مطبع حیدری بیبی جلد ثالث صفحہ ۱۸۲ میں ہے و
من وراء الحجاب لا یجوز لہ ان یشہد و لو فسر للقاضی لا یقبلہ لان النغمة یشبہ النغمة
یحصل العلم الا اذا کان دخل البیت و علمانہ لیس فیہ احد سواہ ثم جلس علی الباب لیس
مسلك غیرہ فسمع اقرار المدخل و لا یراہ لہ ان یشہد لانہ یحصل العلم فی ہذا الصنف فرما
لان النغمة یشبہ النغمة یعنی آواز آواز سے شاید یا اچھی آواز اچھی آواز سے شاید ہوتی ہے۔ لہذا تار
ورڈیو ٹرانسمیٹر سب بطل و مردود ہے اگرچہ آواز پہنچتا ہو لان النغمة یشبہ النغمة کیا اتنے ص
اور واضح ارشاد کے ہوتے ہوئے بھی ٹیلیفون و ریڈیو ٹرانسمیٹر کی خبر کا شرعاً کوئی درجہ ہو سکتا ہے اور ٹیلی
کی تحریر کا کیا اعتبار۔ اسکا تو کام صرف یہ ہے کہ جو خبر دنیا میں نشر ہو وہ اس خبر کو صفحہ قرطاس پر ظاہر کرے

المصداق محمدیہ - دیوبندیوں اور غرضانیوں کے عقائد کفریہ کا بیان - قابل دید ہے ۔

نہ اے صدق و کذب سے مطلب افواہ بازار و حکایت اور خبر محقق کا فرق نہ جید و ردی حق و باطل کی تفریق
افواہ بازار نشر ہوئی۔ وہ لکھدی۔ کوئی حکایت شائع ہوئی وہ لکھدی۔ نہ شائع کر نیوالے کے دین و دیانت سے قطع
و عدالت و ثقاہت سے علاوہ اور پڑھنے والے بھی اسکے بیچ جھوٹ، صحیح و غلط سے ناواقف۔ تو ٹیلی پرنٹر کی خبر
و جہتی و دجس و ذخیرہ و عالمگیری و قاضی خاں کے ارشادات نہ کوڑا بھی مطرود۔ اور اس ارشاد ہدایہ سے بھی
مردود۔ اور نو ایجاد اشیاء کا حکم شریعت میں نہ ماننے والا اپنے قول بدر از بول سے سچی توبہ کرے اور گوش ہوش
سے سنے کہ ہمارا دین بجمہ اللہ تعالیٰ کا مل دین ہے اب ہم کسی اور دین کے محتاج نہیں ہیں کسی نئی چیز کا
حکم صراحتہ ملیکا اور کسی کا کسی صس وقاعدہ کے تحت میں۔ چنانچہ ٹیلیفون۔ ریڈیو۔ ٹرانسمیٹر۔ وغیرہ کا حکم دیکھ
کہ شریعت کے کتنا صاف صاف بیان فرمایا ہے فالحمد للہ رب العالمین خوب یاد رکھیے کہ کتاب القاضی
الی القاضی کو اتنی قیود کے باوجود بھی استحضار فرمائیے کہ اسے پورے ٹیلی پرنٹر کی تحریر جسکی بنیاد محض شیوع ہے
نہ حق و باطل کا فرق نہ شہادت نہ قوا تر نہ علم کچھ بھی نہیں لہذا اسکی خبر شرعاً ضرور ضرور مردود ہے ہرگز ہرگز شرعاً
اسپر عمل نہیں ہو سکتا واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم۔

جواب سوم۔ یہاں ۲۹ رمضان کو ریڈیو کی خبر کے بعد افواہیں اڑتی رہیں مگر ثبوت ہلال نہ ہوا
بالآخر ۳۰ روزے بخیر و خوبی پورے ہوئے اور ۱ جولائی روز شنبہ ۱۳۹۵ھ کو بمبئی شہر میں بالاتفاق عید کی نماز
پڑھی گئی اور عید سنائی گئی۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم
فقیر حقیر اس مختصر نوے کا تاریخی نام طریقی موجب ثبت الہلال رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرما
اور مسلمانوں کیلئے نافع اور اوہام و شکوک و شبہات کا دافع بناے آمین آمین ثم آمین بحاجہ حبیبہ
سید المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و اصحابہ جمعین و بارک و مسلم
و محمد و کرم و بجل عظم و علی اماننا الامام الاعظم و علی غرنا الغوث الاعظم و علی شیخنا و مرشدنا
المجتہد الاعظم و علینا و علی سائر الخواص و اشرافنا من اجل السنۃ و الجماعة لہم بہائم مع ہم یا ارحم
الرحیمین و یا اکرہ الامین آمین ۲ ذی القعدہ روز جمعہ مبارکہ ۱۳۶۵ھ

فقیر الحقیر حبیب الرحمن محبوب علیہ السلام سنی خفی قادری برکاتی رضوی مجددی کھنوی
غفرلہ و لا یویہ و لا یموت و لا یموت و لا یموت۔ آمین۔

خطیب جامع مسجد مدینہ۔ ممبئی نمبر
قد صم الجواب بلا شک و لا استیجاب۔ سید مرتضیٰ عینی عفی عنہ امام خطیب مسجد کفریان جالی محلہ
ممبئی و سالیانہم مدرسہ نظامیہ صدر آباد دکن

الجواب صحیح . سید محمد جمیم ابن مولیٰ شہ
محمد سعید شاہ قادری . نمبر ۲۲ کو کہا بازار بمبئی ۷
ہمسلا و حامدا و مصلیا و مسلما

الجواب صحیح . واللہ تعالیٰ اعلم بطریق والیہ
الما تبارک و تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سید محمد الہ
جمعین . فقیر آل مصطفیٰ قادری خطیب جامع مسجد
بکرتصابان کھرک نمبر ۲۲ بمبئی نمبر ۲۲ جوہر ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ

من اجاب بقدر اصاب فالحق ان يتبع
محمد یونس عفی عنہ
طب غوثیہ . رپن روڈ . بمبئی ۷

الجواب صحیح
مرتضیٰ حسین مبارکپوری

مقیم سانگی اسٹریٹ . گلی نمبر ۳ . بمبئی نمبر
الجواب صحیح

فقیر الہدی شیر محمد جمیدی

حال مقیم بمبئی ۷ . ناگ پاڑہ
اسٹریٹ ۷ . داؤنی مسجد کے پیش امام و خطیب
۲۱ ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ . دوشنبہ

الجواب صحیح

فقیر محمد تنفیج احمد قادری غفرلہ

ساکن مبارک پور ضلع اعظم گڑھ وارد حال بدترہہ بمبئی ۷
لکھ درمن اجاب بھنڈی الجواب حیث اتی بالصدق والصلوۃ
بعد التزیر الشرفی عفی عنہ . الحال کما فی پورہ گلی نمبر ۳ . بمبئی

الحمد لمصیبت اللہ ورسولہ اعلم بالجواب
محمد سلیم قادری ضوی حامدی بہاری
خطیب مسجد دھوبی تالاب . بمبئی ۷

الجواب صحیح
محمد اسحق فتادری

پیش امام مسجد درگاہ شریف حضرت بہاؤ الدین
رحمۃ اللہ علیہ . مرن لین . بمبئی ۷

ما قال المجدد لمصیبت فقہ حق مطابق الحق
ہل السنتہ والجماعۃ والاحویۃ کلہا صحاح
اقتیاب الحق الحق بالاتباع وان احکم الم
حورۃ محمد عبدالحق الامام مجتہد
الملت فی جبلد بمبئی ۷

هذا المسالة عجيبة طاعتها باعان النظر
في جودتها حاوية مما في ثبوت روية الهلا
باصول الخيفية وقامعة لطافات العلم
الحاضر فلهذا در المصنف - واذا العبد

محمد عثمان الاعظمی

التنسیل بمبئی ۷

الجواب صحیح احمد سعید بن علی عفی عنہ
وارد حال بمبئی

اذا لقول فصل وما هو با لهنر
حاجی ابو بکر حاجی احمد رشید والا قادی
برکاتی ضوی غفرلہ ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن
بمبئی ۱۳

الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ بقدر خود صدر المدبرین
در سر خندہ عرفت العلوم بین کما فی مقیم حال محمد
اسٹریٹ بدترہہ بمبئی نمبر ۱۲
قد اصفا من اجاب ابو سعید محمد فرید الدین بہاؤ

فقیر محمد تنفیج احمد قادری غفرلہ

ایک ضروری فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک جگہ رویت ہلال کا ثبوت ہو اور قاضی ثبوت کے بعد فیصلہ کرے۔ پھر اس قاضی کو لیجا کر ریڈیو اسٹیشن پر فیصلہ بیان کر اے اور قاضی خود فیصلہ بیان کرے یا قاضی کے فیصلہ کا وہی اعلان ریڈیو سے کیا جائے تو جن مقاموں کے ریڈیو کے ذریعہ فیصلہ یا فیصلہ کا اعلان سنیں گے انہیں بھی صوم یا انظار لازم و واجب ہو یا نہیں جبکہ معلن منادی کا ثبوت ہو یا بھی شرط نہیں ہے۔ جینوا کا لکتاب و تاجر والیوم الحساب

نفیر حقیر عبد المجہوب محمد مظفر قادری رضوی سہواً غفرلہ

امام مسجد خان بہادر صاحب محابہ پور۔ بریلی شریف

الجواب: واللہ رب العزت صلی علیہ وسلم سادہ سخن عبید عمتی صلی علیہ وسلم صورت مسئلہ میں پہلے قاضی کو ہی معلوم کرنا چاہیے کہ قاضی کون اور کیا ہونا چاہیے؟ کیونکہ ہمیں سے بعض عوام اور خواص کو دھوکہ ہو جاتا ہے۔ تو قاضی شرع آجکل کے یہ قاضی نہیں ہیں جو محض نکاح پڑھادیں یا طلاق نام لکھ دیں۔ بلکہ قاضی شرع عالم دین محقق و معتمد و مستند ہونا ضروری ہے۔ اور اسلامی دور میں آج کے جج کے کمل اختیارات بلکہ اس سے زیادہ قاضی کو حاصل ہوتے تھے۔ اور آج لفظ قاضی رہ گیا ہے لیکن قاضی مفقود ہے نیز یہ بھی سمجھ لیجیے کہ قاضی کا مقرر کرنا بھی ہر ایک کا کام نہیں ہے۔ فرض کیجیے کہ عام مسلمان کسی کو صرف رویت ہلال کی شہادت دینے اور فیصلہ کرنے کیلئے قاضی بھی مقرر کریں تو وہ قاضی قاضی شرع نہیں ہوگا پھر یہ کہ آج کے پر فتن دور میں اس قاضی کا دین و مذہب عقیدہ دیکھنا بھی اشد ضروری ہے۔ حضور پر نور مہربان سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین و ملت شیخ الاسلام و المسلمین تاج الفحول الکاملین رأس العلماء الرائحین فاضل ابن الفضل ابن الفضل ابن الفضل مولانا مولوی اکمل حافظ قاری مفتی علامہ شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رحمہم الرحمن تعالیٰ اعزہ اپنے مبارک فتویٰ سہمی باسم تاریخی انارک کا اہلال با بطلال ما احدث الناس

فضائل مدنیۃ الرسول۔ مدینہ طیبہ کے فضائل میں ۱۳۶ حدیثوں کا اور مجموعہ ۲۱ ٹیبل قابل زیارت قیمت ۱۰

فی امراہلال میں فرماتے ہیں وہو هذا۔ علماء تصیح فرماتے ہیں کہ دوسرے شہرے بذریعہ خط و کتابت
(کتاب القاضی الی القاضی) خبر شہادت دینا صرف قاضی شرع سے خاص ہے جسے سلطان
نے فصل مقدمات پر والی فرمایا ہو۔ یہاں تک کہ حکم کا خط مقبول نہیں۔ در مختار میں ہے القاضی جیکہ
الی القاضی وہو فصل الشہادۃ حقیقۃ ولا یقبل من حکم بل من قاضی مری من قضا
الامام اہم ملتقطاً۔ فتح القدیر میں ہے ہذا النقل بمنزلۃ القضاء و لہذا لا یصلح الا من
القاضی۔ غایۃ قضاۃ تو یہیں سے الگ ہوئے۔ خلاصہ کلام یہ کہ آج قاضی شرع قطعاً مفقود ہے
لہذا فقیر کو یہ بھی ضرورت نہیں کہ قاضی کے فیصلے کے لیے گفتگو کرے۔ کہ اس قاضی شرع کا فیصلہ
اُس کے حدود قضا میں ہی جاری و نافذ و محدود رہے گا۔ دوسرے قاضی شرع کے حدود قضا میں
قابل عمل نہیں ہے اور جب یہ محدود، قاضی شرع مفقود و نابود ہے تو ایسا قاضی جس کے تحت
تمام ہندوستان ہو بدرجہ اولیٰ نابود و مفقود ہے۔ پس ثابت ہوا کہ ریڈیو کے ذریعہ قاضی کے
فیصلہ کا اعلان یا حد آج کے قاضی کا ریڈیو پر فیصلہ سننا ناجائز و ناجائز کا حکم دینا شرعاً واجب العمل نہیں
اور بالفرض اگر ایسا قاضی ہوتا بھی، جس کے تحت قضا کی ہندوستان ہوتا تو ایسے ہی اختیارات
قاضی شرع ہر شہر ہر قصبہ ہر قریہ بلکہ ہر آبادی میں چاہیے۔ اور اسی طرح ہر آبادی میں آل انڈیا
ریڈیو چاہیے۔ کیونکہ نہ معلوم کہاں کے لوگوں کو جائز نظر آجائے اور اتنے قاضی شرع آل انڈیا
اختیارات والے ہونا قطعاً یقیناً ناممکن و محال ہے۔ لہذا آج کے قاضیوں کا اعلان بھی بذریعہ
قطعاً غیر معتبر ہے۔ رہا ریڈیو۔ تو ریڈیو پر کی ہوئی تقریریں اصحاب ریڈیو کو پورا پورا اختیار ہوتا ہے
کہ جو لفظ اور جتنی بات چاہیں نشر کریں اور جو چاہیں حذف کریں۔ اور وہ چاہیں تو نہیں کو باں آواز
کو نہیں بنادیں۔ نیز غیر مالک کے ریڈیو کو بھی مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے کہ دوسرے ریڈیو کی نشر
کی ہوئی تقریریں مداخلت سجا کریں۔ اور جو چاہیں اس کے خلاف اور اپنے موافق نشر کر دیں۔ چنانچہ
اس جنگ اعظم کے دور میں سنے دیکھا، سنا کہ جرمن ریڈیو کے وقت کس قدر گڑبڑ اور مختلف
آوازیں سننے میں آتی تھیں۔ اور اسکی خبر و نشر کے خلاف سنا جاتا تھا تو معلوم ہوا کہ مخالفت کا ریڈیو
بھی اسکی خبر کو غلط کر دیتا ہے۔ دینر ٹرانسمیٹر کے ذریعہ بھی ریڈیو کی آواز کے خلاف اور اُس میں
خلل اندازی ممکن ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ خود نشر گاہ کا کثرت و لمر مقرر کا جو لفظ چاہے نشر کرے
چراغ قدس۔ شبیب کے فضائل و اعمال اور نیاز فائز کا حجاز اور درجوں کا گھر آنا دیکھیے۔ قیمت ہر

اور جو چاہے نہ کرے۔ چنانچہ حال ہی میں آج کے پاکستان کی ایک سماء کی تقریر میں کتنا تغیر و تبدل ہوا۔ لہذا ریڈیو کی خبر غیر معتبر و غیر مستند ہے۔ پھر کتب فقہ میں منادی کے لیے یہی تو ہے کہ عدا لاکان اور فاسقائے تو نہیں ہے کہ مؤمنان کا اور کافر یعنی منادی مسلم ہو یا کافر مشرک۔ اب نشر گاہ پر کنٹرول رکاتہ نہیں کہ مسلم ہے یا کافر مشرک یا مرتد ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ پھر یہ کہ ہدایہ شریف جلد ثالث میں ہے لان النعمة يشبه النعمة یعنی آواز آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔ غرضیکہ ریڈیو فیصلہ قاضی کا اعلان دوسرے مقاموں کے سامعین کے لیے غیر مقبر و ناقابل عمل ہے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ودارک وسلم

فقیر ابو الفخر محی الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی

مجددی لکھنؤی غفرلہ دلاویہ و داخویہ و اہلہ و محبیہ۔ آمین

خطیب جامع مسجد مدنیہ دہلی مدنی

مرحوم اکرام روزا ایمان افروز شیطان سوز و مبارک

الحمد لله ما اجد الفاضل المجيب لمصيب لئذا المرئى الحافظ المفتي القادى محمد محبوب
علي خاں القادري الرضوي للكنوى الخطيب في جامع مسجد مدني في داره دام محمد هم وهو
الصحيح الحق عندى فخر اهل الله خير المجزاء عنى وعن سائر اهل السنة والجماعة آمين
الفقيه عظام آسى محمد فضل الرسول القادري الرضوي الحمادى صدر المدرس فى المدة
الغرضية تاج العلوم فى بلدة خالفور (سى پي)

قد صرح الجواب بلا شك وادتياب محمد عثمان الاعظمى عفى عنه

المجرب اصعب اب الله ورسوله اعلم جل جلاله و صلى الله تعالى عليه و آله وسلم فقير ابو الطاهر
محمد طيب قادري برکاتی رضوی دلاویہ صدیقی غفرلہ

نعم المجيب لمصيب منظر رباني قادري جبلیوری عفى عنه

الاقبال للامعة: تبجہ۔ دواں چہلم۔ برسی۔ وکھڑا وکھڑے و پیر کا بکرا وغیرہ کا جواز اور رد و حول کا گھر پر آنا۔
قیمت ۸

الحجاب صحیح فقیر سعید احمد قادری رضوی سنبھلی عفی عنہ

الحجاب صحیح: ناچیز سید محمد مقصود قادری جنبپوری عفی عنہ

نعم المجیب نعم الحجاب فقیر محمد سلیم قادری حامدی بہاری غفرلہ خطیب مسجد وھوبی تالاب مبینی

الحجاب صحیح: فقیر اصح مصطفیٰ حمید الرحمن قادری رضوی حامدی بریلوی غفرلہ

الحجاب صحیح: محمد سعید عفی عنہ بقل خود صدر المدرین سابق مدرسہ خفیفہ غوثیہ چین گنج کانپور مقیم
مدن پورہ۔ محمد ان اسٹریٹ۔ مبینی

الحجاب صحیح: اھقر العباد سید محمد نذیر حسین قادری فضل الرحمانی دہلوی ثم لکھنوی لکھنؤ محلہ محمود نگر مکان

ذکاء ذکاء ذکاء انا صدق لذلك محمد لوئیس عفی عنہ مطب غوثیہ۔ ربن روڈ

صح الحجاب۔ محمد احمد شاہدی غازی پوری عفی عنہ مدرس جامعہ فاروقیہ شہر بنارس۔

بالسملۃ والحمد الحمد الحجاب صحیح و صواب وھو تعالیٰ اعلم بالصواب والحمد

المرجع والمآب۔ فقیر آل مصطفیٰ قادری برکاتی مارہروی عفی عنہ خطیب مسجد کھڑک مبینی

الحجاب صحیح: احقر سید نیاز زیدی۔ محلہ کوٹھی بھڑوچ۔ حال مقیم مسجد کھڑک مبینی

الحجاب صحیح و صواب و لطیب بنجیم و مثناب فقیر ابو الفتح عبید الزما محمد حشمت علی

قادری۔ برکاتی۔ رضوی۔ لکھنوی غفرلہ دلاویہ والہ و اخویہ و احباب ربہ العزیز القوی

الحجاب صحیح و صواب واللہ و رسولہ اعلم جل جلالہ و صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و علی

آلہ وسلم فقیر محمد وجیہ الدین قادری رضوی ضیائی غازی پوری غفرلہ خادم آستانہ عالیہ ضیائی

محلہ مسجد ہشتیان پبلی ہیت

انہ لقول فضل و ماھو بالھزل حاجی ابوبکر بن حاجی احمد رشیم والا قادری برکاتی رضوی غفرلہ

ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن تبلیغ صداقت مبینی

لھو الحجاب اجابہ مولانا آلفندی۔ ابوسعید فرید الدین بہاری غفرلہ الباری

للہ در الحجب فاذہ مصیب بکرم الحبيب صلی اللہ علیہ وسلم

الحجاب صحیح و صواب الحبيب بنجیم و مثناب غلام مصطفیٰ غفرلہ (محلہ بکا پور کانپور)

فقیر محمد اسلام غفرلہ السلام خطیب مسجد محلہ زکریا بڈہ مبینی

للہ درمن اجاب ہذا الحجاب حیث اتی بالصداق و الصواب۔ عبد العزیز اشرفی عفی عنہ

دارد حال کما فی پورہ علی علی مبینی

مرکز اہلسنت بریلی شریف کا مبارک فتویٰ

کہ ریڈیو سے رویت ہلال کے فتوے کا اعلان دوسرے شہروالوں کے لیے ناقابل عمل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک جگہ رویت ہلال کا ثبوت شرعی ہو جائے اور مفتی فتویٰ دے۔ پھر اسی مفتی کو لیجا کر ریڈیو اسٹیشن پر فتویٰ بیان کرائے اور مفتی ریڈیو سے فتویٰ بیان کرے یا مفتی کے فتوے کا وہی اعلان ریڈیو سے کیا تو جن مقاموں کے لوگ ریڈیو سے فتویٰ یا فتوے کا اعلان سنیں گے ان پر بھی صوم یا افطار لازم و واجب ہے یا نہیں جبکہ علین منادی کا ثلقہ ہونا بھی شرط نہیں ہے بینوا جا لکتاب و حق جروا یدوم الحساب۔ مہربانی فرما کر اس مسئلہ کا جواب لے لے تحریر فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

فقیر حقیر عبدالمجبوب محمد مظفر علی قادری برکاتی رضوی محبوبی سہوانی غفرلہ۔ امام مسجد خان بہادر محلہ بھوڑ۔ بریلی شریف۔ ۱۴ ذی الحجہ دو شنبہ مبارک ۱۳۷۰ھ۔

۸۶۔ الجواب۔ جہاں رویت ہلال کا ثبوت شرعی صرف وہاں والوں پر روزہ و افطار و اضحیہ وغیرہ واجب ہو گا۔ یہ وہاں کے اصحاب لبقاء الشہر فلا ینتقل عنہ اکابر ہیں و لہ یوجد لہذا جہاں رویت ہلال کا ثبوت شرعی ہو ادا ہاں والوں کو روزہ و افطار و اضحیہ کا حکم دینا موافق شرع مطہر ہے۔ اُس پر عمل کیا جائیگا۔ اور جہاں رویت ہلال کا ثبوت نہیں ہوا ہے وہاں والوں کو یہ حکم دینا کہ روزہ رکھو یا افطار کرو یا قربانی کرو وغیرہ ذالک خلاف شرع ہے اور مفتی کا فتویٰ خلاف شرع قابل عمل نہیں ہوتا۔ لہذا اگر کوئی مفتی اپنے شہر اور دیگر بلاد جہاں رویت کا ثبوت نہیں ہوا ہے اُن تمام مقامات کیلئے روزہ و افطار وغیرہ کا حکم دے تو اسے حکم و فتوے پر ایسی جگہ جہاں رویت کا ثبوت نہیں ہوا ہے عمل نہ ہوگا خواہ وہ مفتی ریڈیو سے فتوے دے یا خود دوسرے بلاد میں جا کر اپنا فتوے دے۔ دوسری جگہ جب فتویٰ دیا تو اس فتوے کی بنا یعنی ثبوت شرعی کا اُس سے مطالبہ ہوگا۔ آخر قاضی نے کیا قصود کیا ہے کہ وہ دوسری جگہ جا کر کہے کہ میرے پاس ثبوت شرعی سے رویت ثابت ہو چکی ہے۔ کل سے روزہ رکھو یا کل عید کرو۔ وغیرہ ذالک۔ تو اسے حکم مرات حسن بمیشال۔ میلاد شریف کی مستند و معتبر کتاب ہے۔ جلد منگا کیے۔ قیمت چودہ آنے (۱۴)۔

پر عمل ہو۔ فتح القدیر میں ہے لہذا ذکر ما فی کتابہ (ای کتاب القاضی) لہذا لک القاضی بنہ
 یقبلہ الخ واللہ تعالیٰ اعلم



کتبہ الفقیر ابو الفضل المسید محمد فضل حسین مفتی دارالعلوم مظہر
 ۲۴ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

- ۱۔ صبح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ (زیب سجادہ عالیہ قادریہ رضویہ شریف و مفتی اعظم ہند و امت برکاتہم القدسیہ)
- ۲۔ نعم الجواب واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔ فقیر ابو المحامد مسید محمد غفرلہ اشرفی کچھو کچھو کچھو شریف ضلع فیض آباد۔
- ۳۔ وافق الجواب للکتاب فقیر رفاقت حسین غفرلہ مدرسہ احسن المدارس قدیم کابپور وارو حال ممبئی۔
- ۴۔ الجواب صحیح: محمد سلیمان غفرلہ اشرفی، بھاکپوری وارو حال ممبئی۔
- ۵۔ صبح الجواب۔ الاقر محمد حرب علی قادری رضوی العزیزی النافقادی غفرلہ مفتی۔
- ۶۔ الجواب صحیح: محمد سعید غفرلہ قلم خود صدر المدرسین سابق مدرسہ حنفیہ غوث العلوم حیدر آباد پورہ۔
- ۷۔ الجواب صحیح: محمد حسن خاں عفی عنہ۔ سیر جامعہ عربیہ۔ ناگ پورہ۔
- ۸۔ الجواب صحیح: شتاق احمد نظامی۔ سکرٹری سیرت کافر نس الہ آباد۔
- ۹۔ الجواب صحیح: مصواب محمد عبد المتین قادری غفرلہ ساکن فتح پور سہوہ۔
- ۱۰۔ الجواب صحیح: قاری غلام محی الدین خاں غفرلہ پہلی بھیت۔ محلہ تیر خاں۔
- ۱۱۔ الجواب صحیح: محمد احمد شاہد امی عفی عنہ غازی پوری۔ مدرسہ فاروقیہ بنارس۔
- ۱۲۔ الجواب صحیح: محمد سعید احمد قادری رضوی سنبھلی عفی عنہ۔ سنبھلی ضلع مراد آباد۔
- ۱۳۔ الجواب صحیح: ریاض الحسن سنبھلی۔ سنبھلی ضلع مراد آباد۔
- ۱۴۔ نعم الجواب: مظہر ربانی قادری۔ جیلپوری وارو حال ممبئی۔
- ۱۵۔ الجواب صحیح: والمجیب نجیح والمخالف قیسیم محمد لونیس نظامی۔ الہ آبادی غفرلہ۔
- ۱۶۔ الجواب صحیح: محمد اجمل غفرلہ مدرسہ المدرسین مدرسہ السنہ و مفتی اعظم سنبھلی۔

الاقوال اللامعہ، نذر نیاز فاتحہ نتیجہ۔ سوال چلم بری وغیرہ کا ثبوت ناقابل الحار دلائل سے قیام

- ۱۔ الجواب صحیح: محمد آل حسن نعیمی سنبھلی عفی عنہ۔ شیخ الحدیث جامعہ عربیہ ناگپور۔
- ۲۔ الجواب صحیح: محمد عثمان الاعظمی مدرس مدرسہ زینت القرآن من پورہ بمبئی۔
- ۳۔ الجواب صحیح: فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہ مدرس مدرسہ احسن المدارس جدیدہ کانپور نزیل بمبئی۔
- ۴۔ الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب عبد المصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ خاوم الطیبہ دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور۔
- ۵۔ الجواب صحیح: محمد عنایتہ الرسول محمد عمر عفی عنہ خلف حضرت مولانا ہادی رسول صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
- ۶۔ الجواب صحیح: قاضی احسان الحق نعیمی عفی عنہ مفتی ہراج شریف۔
- ۷۔ الجواب صحیح: ناخبرید محمد مقصود غازی ربانی جبل پوری۔
- ۸۔ الجواب واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ حصہ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نقیر ابوالطاهر محمد طیب صدیقی، قادری، برکاتی، رضوی مجددی وانا پوری غفرلہ۔
- ۹۔ الجواب صحیح واللہ ورسولہ اعلم نقیر محمد سلیم غفرلہ رضوی حامی خطیب جامعہ دھوبی تالاب بمبئی۔
- ۱۰۔ الجواب واللہ ورسولہ اعلم محمد الیاس مسجد دھوبی تالاب بمبئی۔
- ۱۱۔ الجواب صحیح: نقیر ربانی سید محمد عبد المسجود وجود قادری غفرلہ جبل پوری۔
- ۱۲۔ الجواب صحیح: نقیر مداح مصطفیٰ امجد الرحمن رضوی غفرلہ خطیب جامع مسجد بریلی شریف۔
- ۱۳۔ الجواب صحیح: خاوم القوم سید محمد عزیز حسین عفی عنہ۔ لکھنؤ۔ محلہ محمودنگر۔
- ۱۴۔ الجواب هو الصواب محمد حامد حسن قادری اشرفی، سنبھلی، غفرلہ سنبھلی، ضلع مراد آباد۔
- ۱۵۔ الجواب صحیح: الفقیر غلام آسی غفرلہ قادری مدرس مدرسہ غوثیہ تاج العلوم ناگپور ایم۔ پی۔
- ۱۶۔ الجواب صحیح: محمد اسلام قادری، اشرفی، سنبھلی غفرلہ۔ سنبھلی ضلع مراد آباد۔
- ۱۷۔ الجواب صحیح والحبیب الخلیج: محمد عبد الرشید غفرلہ مفتی جامعہ عربیہ ناگ پور۔
- ۱۸۔ الجواب مطابق بالسنتہ والکتاب غلام رشید ارشد القادری غفرلہ ایم ایس بی ناگپور یونیورسٹی۔ پرنسپل مدرسہ اسلامیہ ناگ پور۔
- ۱۹۔ الجواب صحیح: محمد سلیم اللہ ناری عفی عنہ۔
- ۲۰۔ الجواب صحیح: فقیر محمد شفیع احمد قادری غفرلہ۔ مبارک پور اعظم گڑھ۔
- ۲۱۔ الجواب صحیح: سید احسن ربانی قادری جبل پوری۔

مضامین مدنیہ منورہ۔ مدینہ شریف کے فضائل میں ۱۳۴ حدیثیں مع ترجمہ کے۔ قیمت آٹھ آنے (دہرا)

۳۸۔ لاریب فی صحۃ الجواب واللہ اعلم بالصواب محمد عبدالخالق عفی عنہ۔ پیش
جوئی مسجد۔ من پورہ بمبئی ۵۔

۳۸۔ صبح الجواب لعزت الملائک الوہاب اختر علی احمد خادم دارالعلوم اشرفیہ
مبارک پور۔ اعظم گڑھ۔

۳۹۔ الجواب صحیح: سید غضنفر حسین دہلوی غفرلہ۔ لکھنؤ۔ محلہ محمود نگر۔

۴۰۔ الجواب صحیح: فقیر محمد یونس قادری غفرلہ، مالے گاؤں۔ ضلع ناسک۔

۴۱۔ الجواب صحیح: ابوالکلام محمد حیات علی قادری برکاتی رضوی حشمتی، بھاؤ پوری عفی عنہ

۴۲۔ الجواب صحیح: محمد رضوان الرحمن قادری عفی عنہ مفتی ریاست اجین۔

۴۳۔ الجواب صحیح: نور محمد قادری غفرلہ۔ جتور گڑھ۔

۴۴۔ الجواب صحیح: محمد اختر حسنی بریلوی۔ غفرلہ۔ شہر کمنہ۔ بریلی شریف۔

۴۵۔ الجواب صحیح: سید محمد نذیر حسین دہلوی ثم اللکھنوی غفرلہ۔ لکھنؤ۔ محمود نگر۔

۴۶۔ صبح الجواب۔ اللہ دب محمد صلی علیہ وسلم: نعن عباد محمد صلی علیہ وسلم

فقیر ابراہیم رضا غفرلہ (زیب سجادہ عالیہ قادریہ رضویہ حامیہ) بریلی شریف خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ

۴۷۔ ان هذا الحق الحق۔ فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری۔ برکاتی۔ رضوی۔

مجدوی۔ لکھنوی غفرلہ۔ خطیب جامع مسجد من پورہ بمبئی ۵۔

۴۸۔ الجواب صحیح: عبدالعزیز قادری ٹانڈوی عفی عنہ

۴۹۔ انہ لقول فصل حاجی ابوبکر بن حاجی احمد رشیم والا قادری، برکاتی رضوی غفرلہ۔ نا

مرکزی انجمن تبلیغ صداقت مہند بمبئی ۳۔

۵۰۔ الجواب صحیح: سید محمد حسین ابن مولوی سید محمد شاہ قادری عفی عنہ ۲۵ کھوکھا بازار۔ بمبئی ۳۔

اراکین مرکزی انجمن تبلیغ صداقت مہند بمبئی نے اس فتوے کو بمبئی اور دوسرے شہروں

اخبارات میں بھیجا۔ چنانچہ بمبئی کے روزنامہ خلافت میں خاص طور پر چھپا۔ اور روزنامہ مہندوستان نے

مرکب ذکر اور کانپور کے روزنامہ ریاست نے چھپا۔ غرض کہ انجمن نے اپنے امکان بھر اسکی اشاعت کی

اہل سنت کو اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ دما علینا الا البلاغ۔

فضائل شب برات، شب برات کے اعمال و اشغال اور فضائل اور فائزہ اور حلوے کا جہاز اور روحوں کے

۵۱۔ الجواب صحیح: سید غلام محمد قادری۔ برکاتی رضوی ویراوی غفرلہ۔ ساکن ویراوی کاٹھیا واڑہ۔ حال بمبئی۔

تکبیر ہوتے وقت کھڑے جماعت کا انتظار کرنا مکروہ، بلکہ تکبیر کے وقت بیٹھ جانا
جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو کھڑے ہونا مستحب ہے

۸۶۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جماعت کی نماز میں امام و مقتدی کو کس وقت کھڑا
ہونا چاہیئے۔ مذہب اخلاف کیا ہے۔ دلائل ارشاد فرمایا جائے۔

محمد سلیمان عفی عنہ معرفت شیخ علاؤ الدین سازم حنیف محلہ سلطان گنج ڈاکخانہ ہند در پٹنہ

۴۴۲ الجواب۔ اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم یا نحن عبدی محمد صلی علیہ وسلم
مذہب یہ ہے کہ جب مؤذن اقامت شروع کرے تو سب بیٹھ رہیں یہاں تک کہ جب حی علی الفلاح کہے تو
امام اور مقتدی سب کھڑے ہوں یہی مستحب ہیں اور کتب فقہیہ اس سے مملو ہیں۔ تنویر الالبصار میں ہے واقعہ
لامام و مؤتمر جبین قبیل حی علی الفلاح ان کان اکامام بقرب المحراب یعنی امام اگر محراب کے
قریب موجود ہو تو امام و مقتدی سب کو حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور رد المحتار میں ہے قال فی
الذخیرۃ یقوم اکامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمنا انما الثلثۃ رضی اللہ عنہم
یعنی ذخیرہ میں فرمایا کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے تو امام اور مقتدی کھڑے ہوں۔ ہمارے مینوں ائمہ
کرام حضرت سیدنا امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک۔ اور رد مختار میں ہے
دخل المسجد والمؤذن یقیم قعداً لقیام اکامام فی مصلاہ یعنی ایک شخص مسجد میں اس
حال میں آیا کہ مؤذن تکبیر کہہ رہا تھا۔ تو وہ آدمی بیٹھ جائے یہاں تک کہ امام مضطر پر کھڑا ہو جائے۔ اور
رد المحتار میں ہے ویکبر لہ الانتظار قائماً و لکن یقعد ثم یقوم اذا بلیع المؤذن حی علی الفلاح
یعنی تکبیر ہوتے وقت نمازی کو جماعت شروع ہونے کے انتظار میں کھڑا ہونا مکروہ ہے وہ بیٹھ جائے پھر
جب تکبیر حی علی الفلاح کہے تو کھڑا ہو۔ اور طحاوی علی مراقی الفلاح میں ہے و اذا اخذ المؤذن
فی الإقامة ودخل رجل فی المسجد فانه یقعد ولا یمتظر قائماً فانه مکروہ کما فی المضمحل
تھستانی و یفہم منہ کہ اہل ابتداء الإقامة والناس عنہ غافلون یعنی جب مؤذن تکبیر کننا شروع
کرسے اوقت کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسکو چاہیئے کہ بیٹھ جائے اور کھڑے رہ کر انتظار نہ کرے کہ کھڑے
ہو کر تکبیر اوستے وقت، انتظار کرنا مکروہ ہے اور لوگ اس سلسلے غافل ہیں۔ اور فتاویٰ عالمگیری میں

گلو از پشت شریف : مینوں کوست و بنجو و بنانوالی لغتوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت چار آنے (۴)

اذا دخل المسجد عند الاقامة يكره له الانتظار قائماً ولكن يقعد ثم يقوم اذا ابلغ
 المؤذن قوله حي على الفلاح كذا في المصنوعات یعنی جب کوئی آدمی تکبیر ہوتے وقت مسجد میں آئے
 تو اُسے کھڑے رہ کر نماز کا انتظار کر دے لیکن وہ بیٹھ جائے۔ پھر جب بکتر حی علی الفلاح کہے تو کھڑا
 ہو ایسا ہی مصنوعات میں ہے۔ اور فتاویٰ برازیہ میں ہے دخل المسجد وھن یقعہ یقعہ ولا یقف
 قائماً الی وقت الشروع یعنی کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ تکبیر کہہ رہا ہے تو وہ
 بیٹھ جائے اور نماز شروع ہونے تک کھڑا نہ رہے۔ اور بحر الرائق میں ہے۔ (قوله والقیام حین
 قبل حی علی الفلاح) لکنہ امر بہ فیسحب المسارعة الیہ اطلقہ فتشمل الامام والمأموم
 ان کان الامام بقرب المحراب یعنی صاحب کتھر کا یہ کہنا کہ حی علی الفلاح کہنے پر قیام کیا جائے
 اسکی وجہ یہ ہے کہ بکتر نے اسکا حکم کیا تو اب قیام میں سارعت سب ہے۔ اور صاحب کتھر نے قیام کو مط
 بیان کیا تو یہ حکم امام اور مقتدی دونوں کو عام و شال ہے۔ اگر امام محراب کے قریب موجود ہو۔ اور
 محیط اور ہندیہ میں ہے یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح عند علمائنا
 الثلثة هو الصحیح۔ یعنی امام اور مقتدی اُس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن حی علی الفلاح کہے۔ یہاں
 حضرات ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک یہی صحیح ہے۔ اور اگر امام خارج مسجد ہے یا محراب کے
 دور فاصلہ پر ہے تو اُس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر امام سامنے سے آئے تو جب امام کو دیکھیں تو سب کھڑے
 ہو جائیں اور اگر امام مقتدیوں کی پشت کی طرف سے آئے تو جس صف میں امام آجائے وہ کھڑے ہوتے
 جائیں۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔ اما اذا کان الامام خارج المسجد فاذا دخل المسجد
 قبل الصفوف فکلما اجاز صف فقام ذلك الصف والیہ مال شمس الائمة المحلوئی۔ المر
 خسی وشیخ الاسلام غواہر زادة وان کان الامام دخل المسجد من قد امهم یقومون
 ما لیس فی غ عن الاقامة۔ اور رد المحتار میں ہے ان کان الامام بقرب المحراب ولا ینقزم
 کل صف یتقی الیہ الامام علی الاظهر ان دخل من قد ام قاموا حین یقع بصیرہم علیہ
 یعنی اگر امام محراب کے قریب ہو تو امام و مقتدی سب حی علی الفلاح پر کھڑے ہوں اور وہاں نہ ہو
 یا بیرون مسجد ہو اور صفوف کی طرف سے آئے تو ہر وہ صف کھڑی ہوتی جائے جس کے پاس امام ہو چکا
 جائے۔ اور اگر آگے سے آئے تو جب اُسے دیکھیں تو کھڑے ہوں۔ اور عینی شرح کتھر میں ہے

سیوف پیر : یا غوث اور یا خواجہ کہنے کا ثبوت قابل دید ہے۔ قیمت : دو آنے (۲)

وان لم یکن امام حاضراً لا یقوم حتی یصل الیهم ولیقت مکانہ - یعنی اگر
امام موجود نہ ہو تو مقتدی کھڑے نہ ہوں جب تک کہ امام اُن تک پہنچ کر اپنی جگہ پر کھڑا نہ ہو جائے
اور اسی عینی میں ہے قیل یقوم کل صف ینتھی الیس الامام وھو الاظہر ان
دخل من قدام قائلین یقع لصرہم علیہ یعنی ہر صف والے کھڑے ہوتے جائیں
جن کے پاس امام پہنچا جائے اور یہی ظاہر مذہب ہو۔ اور اگر امام سنانے سے آئے تو جب امام پر نگاہ
پڑے تو کھڑے ہوں۔ اور اگر امام خود تکبیر کہے تو اس میں دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ امام مسجد میں
تکبیر پڑھے۔ دوم یہ کہ خارج مسجد تکبیر پڑھے۔ تو اگر مسجد میں ہی امام تکبیر کہہ رہا ہے تو جب تک امام
تکبیر ختم نہ کرے مقتدی کھڑے نہ ہوں۔ اور اگر خارج مسجد اقامت کہے تو اقامت ختم کر کے جب اپنے
مصلے پر آجائے تو مقتدی کھڑے ہوں۔ درمختار میں ہے الا اذا اقام الامام بنفسہ فی
المسجد فلا یقفوا حتی یتما اقامۃ ظہیریہ یعنی جب امام خود ہی تکبیر کے مسجد میں کھڑے
ہو کر تو کھڑے نہ رہیں جب تک امام تکبیر پوری نہ کہہ لے۔ جب تکبیر پوری کہہ لے تو مقتدی بھی
کھڑے ہوں اور جامع الرموز میں ہے لو کان الامام مودخلاً لہ لقمہ القوم الا عند الفلح
وھذا اذا اقام فی المسجد والا فقد قاموا اذا دخلہ کما فی المحيط یعنی امام اگر خود اقامت
کہے تو نمازی کھڑے نہ ہوں، جب تک کہ تکبیر پوری نہ ہو لے اور یہ جب ہو کہ امام مسجد میں ہو۔ اور
اگر امام نے مسجد سے باہر جا کر تکبیر کہی تو وہ تکبیر پڑھ کر جب مصلے پر آجائے تو مقتدی کھڑے ہوں
ایسا ہی محیط میں ہے اور بحر الرائق میں ہے وھذا کلہ اذا کان المؤذن غیر الامام فان
واحدًا و اقام فی المسجد فالقوم لا یقومون حتی یفرغ من اقامۃ اور عالمگیری میں ہے
وان کان المؤذن والامام واحدًا فان اقام فی المسجد فالقوم لا یقومون مالہ
یفرغ عن الاقامۃ وان اقام خارج المسجد فمشائخنا الفقوا علی انھم لا یقومون
مالہ میں داخل الامام المسجد۔ واللہ تعالیٰ وسبیلہ علی اللہ تعالیٰ علیہ وعلى آلہ
واسحابہ اجمعین وبارک وسلم

فقیر ابو الفکر محب الضامہ محبوب علی بن ابی طالب رضوی مجددی لکنوی غفر لہ ربہ
خطیب جامع مسجدین پورہ ممبئی ۱۳۱۵ھ
۱۳۱۵ھ

سل الحسام - دیوبندی عقائد کے بیان میں قال دید کتاب ہے - قیمت ۳

حمایت مذہب اہلسنت میں بعض مفید وری کتابیں

مرکزی انجمن تبلیغ حدائق کے افسر مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہ العالی نے ان کی تصنیف و تالیف کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ان کی تصنیف و تالیف کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ان کی تصنیف و تالیف کا تذکرہ فرمایا ہے۔

اذان من مسد اذان ثانی میں راسپوری تحریر کا مفصل رد قایدیہ ہر سال لایا گیا تھا۔ چھپ گیا ہے جلد طلب کچھ اور فائدہ اٹھائیے قیمت صرف ۱۲۔ یہ قرآن وحدیث کے مزین اور دلائل عقلیہ اور کی تفسیر و نقلیہ آرائے قابلہ یہ بلکہ لائق حفظ اور اعظوں سلا و خولوں کیلئے بہترین تحفہ ہے کتابت اور طباعت عمدہ کاغذ چمکنا سفید قیمت صرف ۱۲۔

دلائل الخلافۃ الراشدہ خلافت راشدہ کے حق و صحیح ہونیکا ثبوت و دفع کی مذہبی اور مجتہد متدینہ افاضی کا کتاب ہونے والا ہے لاجہ کتابت ہے۔ اور اتوریہ ہے کہ اس موضوع پر یہ کتاب آپ اپنی نظیر ہے قیمت صرف ۸۔

تنویر الصغیفہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب میں امام جلال الدین سیوطی شافعی کے عربی رسالہ کا اردو ترجمہ جنہوں کیلئے لائق حفظ ہے۔ قیمت چار آنہ

مطالع تہذیب و تمدن اکابر دیوبند کے حالات اور خوارق عادات قابل دیدہ ہیں۔ قیمت صرف ۱۰

بخشایش عزیزال سلسلہ اسناد کا ثبوت قرآن وحدیث اور فقہ سے دیا ہے اور اسکا صحیح طریقہ بتایا ہے قیمت صرف ۱۲۔

سل الحسام دیوبندوں کے عقائد کا بیان بہت طرز میں کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳۔

سیلوت پیر اغوث یا خواجہ کے کا ثبوت قیمت ۲۔

فضائل جناب فاروق بحضور پور رشید برحق محمد اعظم دین و ملت رضی اللہ عنہ کے قصیدہ مبارک فضائل فاروق کی شرح قابل دیدہ ہے۔ زیر طبع ہے۔

اونی اللہ فی اذان یوم الحجۃ حضور اعلیٰ حضرت کا ایسا فتویٰ چھپ گیا ہے جس میں جو کہی اذان ثانی کا خارج واضح و روشن ہے۔ ۴۴ علماء کی تصدیق سے اس نے ہوا

البعین اس کتاب میں ایکو حدیثوں اور اس کا تفسیر صحابہ رضی اللہ عنہم اور مجتہدات ائمہ سے یہ بیان کہ مسلمان کو کافر نہ کہیں کیہ کیا تاہر کو کافر نہ کہیں

کتاب اور ۴۴ علماء نے اسکی تصدیق کی ہے قیمت صرف ۱۲۔

گلزارِ اہل سنت اردو فارسی فتوؤں کا مجموعہ ہے۔ قیمت صرف ۱۲۔

سنت و تجوید بناو لا قایدیہ رائٹل گنگن قیمت ۴۔

البلقی مناظرہ نظم و نثر میں دایوں کے عقائد و لاش میں بچوں اور بچوں کو یاد کرانے لائق ہے قیمت ۲۔

اجل فتویٰ العلماء ہمارے زمانہ کے بزرگ عالمائے کاشمیر حدیثوں اور کتب فقہ سے قابل دیدہ ہے قیمت ۳۔

سامان بخشش بیو اللہ الملول حضرت مولانا دہلوی صاحب علیہ الرحمۃ کے کلام کا مجموعہ قیمت ۱۲۔

فضائل محمد الرسول دینیہ سوا کے فضائل میں مجموعہ رائٹل دیدہ زیب لائق زیارت قیمت ۸۔

الاقوال للامام تندر و فائزہ درود و تہجد چالیس روزہ محفل بخشش۔ قصیدہ نور۔ قیمت ۸۔

ملنے کا پتہ :- محمد اشبال الرضا منصور علی خاں قادری رضوی لکھنؤی جامع مسجد مدینہ پورہ بمبئی ع